خطبہ نمبر

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ (آل عمران 74)

روزنامہ

# الفضل لندن

مدیر۔ ابو سعید

Online Edition

سوموار 10 جنوری 2022ء | 06 جمادی الثانی 1443 ہجری قمری | 10 صلح 1401 ہجری شمسی | جلد:4 | شمارہ: 08


## ارشاد باری تعالیٰ

وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ
(النور: 32)

اور مومن عورتوں سے کہہ دے کہ وہ اپنی آنکھیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی زینت ظاہر نہ کیا کریں سوائے اس کے کہ جو اس میں سے ازخود ظاہر ہو۔ اور اپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیاں ڈال لیا کریں۔

## فرمانِ خلیفہ وقت

میں نے پہلے سوشل میڈیا کا ذکر کیا تھا آپ کو ایسے پروگرام کا انتخاب کرنا چاہیے جو اچھا ہے۔ ورنہ آپ خدا تعالیٰ سے دور ہٹتے جائیں گے۔ احمدی خواتین کو فیشن کے نام پر اپنی زینت نہیں ظاہر کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وہ اپنے بال کو ڈھانکے اور اپنی زینت کی جگہوں کو ڈھانک کر رکھے۔ اگر وہ ایسا نہیں کریں گی تو وہ خدا تعالیٰ کی نافرمانی کریں گی۔ یاد رکھیں کہ خدا تعالیٰ کے احکامات کی پابندی آپ کو خود بھی سوسائٹی کے خطرات سے محفوظ رکھے گی جو آج کل ظاہر ہو رہے ہیں۔ مجھے افسوس ہے کہ اسلام کی تعلیمات پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے احمدی مرد اور عورتوں کے گھر بھی ٹوٹے ہیں۔ دنیا میں جہاں بھی احمدی مسلمان عورت رہتی ہے اسے ان مذہبی احکامات کی پابندی کرنی چاہیے جو ان کے بزرگوں نے کی ہے۔ اگر وہ ان احکامات کی پابندی کریں گے تو اس طرح آپ کے لیے تبلیغ کے راستے بھی کھلیں گے۔ اور ان ملکوں میں بھی تبلیغ کے راستے کھلیں گے۔ آپ سب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی ہے آپ اس کی یقین دہانی کریں کہ آپ اپنے عہد بیعت کا پاس رکھیں۔ آپ کو پوری دنیا میں اسلام کی تعلیمات کو پھیلانے کا ایک نمایاں کردار ادا کرنا چاہیے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ ایک دن ایسا آئے گا کہ سب لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کے نیچے آئیں گے۔

(خطاب بر موقع سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ برطانیہ 26 ستمبر 2021)

## اس شمارہ میں


- علامات المقربین / قادر مطلق کے حضور (منظوم)
- خلاصہ خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ
- خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ
- سال نو کے آغاز پر دنیا بھر سے موصول ہونے والی رپورٹس


## فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

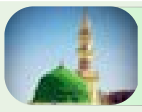

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَيْمُوْنَةَ اِذَا اَقْبَلَ اِبْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ”اِحْتَجِبَا مِنْهُ“ فَقُلْتُ يا رسول الله ! اَلَيس هُوَ اَعْمٰى لا يُبْصِرُنا فقال رسول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ”اَفَعَمْيَاوان اَنْتُمَا اَلَسْتُمَا تبصرانه“

(مشکوٰۃ المصابیح کتاب النکاح باب النظر الی المخطوتہ وبیان العورات)

ترجمہ: ام المومنین حضرت ام سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ ”میں اور حضرت میمونہؓ آنحضرتؐ کے پاس تھے کہ ایک نابینا صحابی ابن ام مکتومؓ حاضر ہوئے حضورؐ نے ہم دونوں کو ان سے پردہ کرنے کا حکم فرمایا۔ میں نے عرض کیا۔ کیا وہ نابینا نہیں جو ہمیں دیکھ ہی نہیں سکتا؟ حضورؐ نے فرمایا کیا تم دونوں بھی نابینا ہو کہ اس کو دیکھ نہیں سکتیں۔“

(ماخوذ از ترمذی کتاب الادب باب فی الاحتجاب النساء من الرجل)

## حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

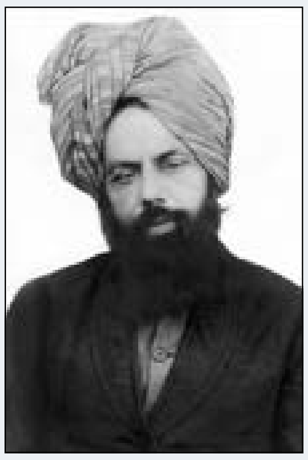

پردے کے متعلق بڑی افراط تفریط ہوئی ہے۔ یورپ والوں نے تفریط کی ہے اور اب ان کی تقلید سے بعض نیچری بھی اسی طرح چاہتے ہیں حالانکہ اس بے پردگی نے یورپ میں فسق و فجور کا دریا بہا دیا ہے اور اس کے بالمقابل بعض مسلمان افراط کرتے ہیں کہ کبھی عورت گھر سے باہر نکلتی ہی نہیں۔ حالانکہ ریل پر سفر کرنے کی ضرورت پیش آجاتی ہے۔ غرض ہم دونوں قسم کے لوگوں کو غلطی پر سمجھتے ہیں جو افراط اور تفریط کر رہے ہیں۔

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 321 - 322 ایڈیشن 1984ء)

حضرت نواب محمد علی خان صاحبؓ کی روایت ہے کہ ایک دفعہ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے پردے کے متعلق دریافت کیا تو ”حضورؑ نے اپنی دستار کے شملہ سے مجھے ناک کے نیچے کا حصہ اور منہ چھپا کر بتایا کہ ماتھے کو ڈھانک کر اس طرح ہونا چاہئے۔ گویا آنکھیں کھلی رہیں اور باقی حصہ ڈھکا رہے۔ اس سے قبل حضرت مولانا نورالدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے میں نے ایک دفعہ دریافت کیا تھا تو آپؓ نے گھونگھٹ نکال کر دکھایا تھا۔“

(سیرت المہدی حصہ چہارم روایت 1051)

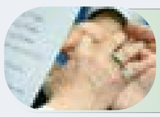

## دربارِ خلافت

# مجھے کثرت سے استغفار پڑھنے کے لئے حضور نے تاکید فرمائی اور فرمایا کہ باقاعدگی سے خطوں میں دعا کے لئے لکھتے رہا کرو

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

حضرت ڈاکٹر عمر دین صاحبؓ کی روایت ہے، بیان کرتے ہیں کہ میں 28/ جولائی 1879ء کو پیدا ہوا اور بیعت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام 30/ جون 1905ء کو کی اور وصیت 23/ جولائی 1928ء کو کی۔ پھر اپنا وصیت نمبر بھی لکھا ہے 2898۔ کہتے ہیں جماعت احمدیہ نیروبی کا پریذیڈنٹ اکتوبر 1924ء سے دو سال تک رہا۔ پھر انتظامیہ کمیٹی کا ممبر رہا۔ جماعت احمدیہ نیروبی کا پندرہ سال سے محاسب ہوں۔ (جب یہ بیان فرما رہے ہیں تو اُس وقت فرماتے ہیں کہ پندرہ سال سے محاسب ہوں) اور تین سال سے سیکرٹری وصایا وضیافت ہوں۔ میں اس ملک میں 1900ء کی فروری میں ڈاکٹر رحمت علی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، صوفی نبی بخش صاحب اکاؤنٹنٹ اور ڈاکٹر بشارت احمد صاحب وغیرہ کے زمانے میں آیا۔ ڈاکٹر رحمت علی صاحب کے اخلاق فاضلہ، شفقت اور ہمدردی کو دیکھ کر کثرت سے لوگ سلسلہ حقہ احمدیہ میں شامل ہوتے دیکھے۔ یہی پہلا موقع تھا جب اس ہادیٔ زمانہ کے پیغام کی آواز میرے کانوں نے سنی۔ (اب یہ دیکھیں کہ ایک شخص کے صرف اخلاق فاضلہ جو ہیں اور شفقت جو ہے اور انسانی ہمدردی جو ہے اُس کو دیکھ کر بہت سارے لوگوں کو توجہ پیدا ہوئی کہ کونسا مذہب ہے، کون شخص ہے اور پھر احمدی ہوئے۔) بہرحال کہتے ہیں کہ میں نے اپنی قسمت کے مقدمے کو بارگاہ ایزدی میں پیش کر دیا۔ (یعنی اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ میری قسمت میں کیا ہے) اور نہایت تضرع، ہمت اور استقلال سے ہر روز تہجد میں دعا مانگنی شروع کر دی کہ اے میرے پیارے رب اور غیب کے جاننے والے خدا! میری فریاد سن اور میری رہبری کر اور مجھے اُس راستے پر چلا جو تیرے علم میں صحیح ہوتا کہ میں کہیں راہ ہدایت سے دور نہ پھینکا جاؤں۔ کیونکہ میں خود تو عاجز، کمزور، گناہگار اور کم علم ہوں، وغیرہ وغیرہ۔ پس کہتے ہیں کہ میرے مولیٰ نے میری فریاد سن لی اور سچی خوابوں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ پھر مجھے نہایت صفائی سے دو خوابیں دکھلائی گئیں جن کی بنا پر مَیں نے کریگو (غالباً کریچو ہوگا) سٹیشن سے جو کسو موضلع میں واقع ہے اور جرمن ایسٹ افریقہ کی سرحد پر ہے اور جہاں کے ہسپتال کا میں انچارج تھا۔ مؤرخہ 30/ جون 1905ء بذریعہ خط خدا کے پیارے محبوب کی بیعت کی۔ کہتے ہیں بیعت کرنے کے بعد پھر کیا تھا۔ عبادت میں وہ لطف آنا شروع ہوا جو میرے وہم و گمان میں نہ تھا۔ کیونکہ فرشتوں کے نزول پاک کا زمانہ تھا اور ہر ڈاک میں پیارے مسیح موعود علیہ السلام پر تازہ وحی ہوتی اور پوری ہوتی سنی جاتی تھی اور دل ہر وقت حضرت اقدس کی ملاقات کے لئے تڑپتا رہتا تھا اور حد سے بڑھ کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ملنے کی بیقراری بڑھنی شروع ہو گئی۔ (کیونکہ خط کے ذریعہ سے بیعت کی تھی۔ دستی بیعت نہیں ابھی ہوئی تھی۔ کہتے ہیں بہرحال) خدا خدا کر کے میری رخصت کا وقت قریب پہنچا۔ خدا نے میرے پیارے مسیح کے نذرانہ کی تحریک میرے دل میں ڈالی (کہ نذرانہ پیش کرنا ہے) تو اس کے لئے کہتے ہیں مَیں نے سوچا کہ چار شُتر مرغ کے انڈے لے جانے چاہئیں اور یہ فیصلہ کیا۔ مجھے اُن کے حاصل کرنے اور پَرمٹ لینے کے لئے جرمن پورٹ سے کوشش کرنی پڑی۔ کیونکہ ایسٹ افریقہ سے اجازت نہ دی جاتی تھی۔ کہتے ہیں کہ اکتوبر 1907ء کو میں اپنے وطن کو روانہ ہوا۔ گجرات پہنچنے پر میں نے اپنے والد صاحب مرحوم اور بھائی صاحب مرحوم کو سلسلہ احمدیہ کا مخالف پایا جن کے لئے ہر نماز میں پھر مَیں نے رو رو کر دعائیں مانگنی شروع کر دیں۔ کہتے ہیں خدا تعالیٰ نے میری مدد کی اور میرے والد صاحب بمع چند اور دوستوں کے جلسہ سالانہ پر جانے کے لئے راضی ہو گئے۔ (بڑی منت وغیرہ کی۔ دعائیں کیں تو خیر والد اور بھائی جلسہ پر قادیان جانے کے لئے راضی ہو گئے۔ پھر کہتے ہیں) 1907ء کے جلسہ سالانہ پر اپنی گجرات کی جماعت کے ساتھ ہم قادیان شریف کی پیاری بستی میں جا پہنچے۔ میں نے پہنچتے ہی عجیب نظارہ دیکھا کہ سب جماعتیں اور بڑی بڑی بزرگ ہستی کے احباب حضرت اقدس کی ملاقات کے لئے سخت بیقرار اور ترس رہے ہیں اور ملاقاتوں کے لئے سر توڑ کوشش کر رہے ہیں۔ میری حیرت اور فکر کی انتہا نہ رہی کیونکہ میں ایک مسافر کی حیثیت میں ایک دور دراز ملک سے تھوڑے عرصے کے لئے گیا بقیہ صفحہ 12 پر

## علامات المقربین

خدا سے وہی لوگ کرتے ہیں پیار
جو سب کچھ ہی کرتے ہیں اس پر نثار

اسی فکر میں رہتے ہیں روز و شب
کہ راضی وہ دلدار ہوتا ہے کب

اُسے دے چکے مال و جان بار بار
ابھی خوف دل میں کہ ہیں نابکار

لگاتے ہیں دل اپنا اس پاک سے
وہی پاک جاتے ہیں اس خاک سے

(نشان آسمانی صفحہ 46 مطبوعہ 1892ء)

*****

## قادرِ مطلق کے حضور

اک کرشمہ اپنی قدرت کا دکھا
تجھ کو سب قدرت ہے اے ربُّ الوریٰ

حق پرستی کا مٹا جاتا ہے نام
اک نشاں دکھلا کہ ہو حجت تمام

(آسمانی فیصلہ صفحہ 8 مطبوعہ 1892ء)

## خلاصہ خطبہ جمعہ

### سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 07؍ جنوری 2022ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ یوکے

# وقفِ جدید کے 65ویں سال کے آغاز کا اعلان

## 2021ء میں وقفِ جدید کے 64ویں سال میں افراد جماعت نے ایک کروڑ بارہ لاکھ ستتر ہزار پاؤنڈز کی قربانی دی ہے جو کہ سال 2020ء کی نسبت سات لاکھ بیالیس ہزار پاؤنڈز زیادہ ہے۔

## دنیا کے مختلف ممالک میں بسنے والے احمدیوں کی وقفِ جدید کے حوالے سے مالی قربانی کے ایمان افروز واقعات

امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 07؍ جنوری 2022ء کو مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی وژن احمدیہ کے توسّط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔ جمعہ کی اذان دینے کی سعادت فیروز عالم صاحب کے حصے میں آئی۔تشہد، تعوذ، سورۃ الفاتحہ اور سورۃ البقرہ کی آیت 266 کی تلاوت و ترجمہ کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس آیت کے حوالے سے فرمایا:

مومن اللہ تعالیٰ کے حکم سے اُس کی راہ میں اس لیے خرچ کرتے ہیں کہ نہ صرف اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے والے بنیں بلکہ اپنی قوم اور اپنے مشن کو مضبوط کریں۔ اس زمانے میں اسلام کی تعلیم اور تبلیغ کو پھیلانے کا کام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سپرد ہوا ہے اور آپؑ کے ماننے والوں کا بھی یہ فرض ہے کہ آپؑ کے مشن کو پورا کرنے کے لیے جان، مال اور وقت قربان کریں۔ تمام انبیاء اپنے ماننے والوں کو مالی قربانی کی تلقین کرتے رہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی فرمایا کہ مومن یقیناً دین کی خاطر مالی قربانیاں کرتے ہیں تا کہ ہمارا خدا کسی طرح راضی ہو جائے اور ہمارے نفس کو ثبات عطا ہو، ہم اپنے ایمان اور ایقان میں مضبوط ہوں۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی خاطر خرچ کرنے والوں کی مثال دو طرح کی بیان ہوئی ہے۔ایک وَابِلٌ یعنی موٹے قطروں والی تیز بارش اور دوسرے طَلٌّ یعنی کمزور ہلکی بارش جیسے پھوار یا شبنم۔ زیادہ کشائش رکھنے والا تو دین کی خاطر بہت خرچ کرسکتا ہے لیکن غریب آدمی کو حسرت ہوسکتی ہے کہ میں کس طرح اُس کی برابری کرسکتا ہوں مگر قربانیوں کا پھل اللہ تعالیٰ نے دینا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہارے حالات اور تمہاری نیتیں جانتا ہے اس لیے وہ تمہاری تھوڑی قربانیوں کو بھی دوگنے سے زیادہ بڑھ کر پھل لگائے گا۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا کہ آج ایک درہم ایک لاکھ درہم پر سبقت لے گیا۔صحابہ کے پوچھنے پر آپؐ نے فرمایا کہ ایک شخص نے اپنے پاس موجود دو درہم میں سے ایک درہم کی قربانی دی اور ایک شخص نے بے شمار دولت میں سے ایک لاکھ درہم کی قربانی دی جو کہ اس کی دولت کے مقابلے میں بہت کم تھی۔ پس اللہ تعالیٰ نیتوں کو پھل لگاتا ہے۔ ہمارے ہر عمل پر اُس کی نظر ہے۔ اگر ہمارا ہر کام اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہو جائے تو پھر ہی ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے حقیقی وارث بن سکتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں آپؑ کے ماننے والے زیادہ تر غریب لوگ تھے جو قربانیوں میں اس قدر بڑھے ہوئے تھے کہ ایک موقع پر آپؑ نے فرمایا کہ صدہا لوگ ایسے بھی ہماری جماعت میں داخل ہیں جن کے بدن پر مشکل سے لباس ہوتا ہے۔مشکل سے چادر یا پائجامہ بھی ان کو میسر آتا ہے۔ ان کی کوئی جائیداد نہیں ہوتی مگر ان کے اخلاص، ارادت، محبت، وفا اور جوش ایمان دیکھ کر خود ہمیں بھی تعجب اور حیرت ہوتی ہے اور یہاں تک کہ دشمن بھی تعجب میں ہیں۔

وفاواخلاص میں ترقی اور جوش ایمان کے غیرمعمولی معیار کے عملی اظہار آج بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کے افراد میں نظر آتے ہیں۔ نومبائعین نے بھی تھوڑے عرصہ میں اس قدر ترقی کر لی ہے کہ دشمن بھی ان کی تبدیلی پر تعجب میں ہے۔ نیک طبیعت، نیک فطرت، بیعت کا حق ادا کرنے اور خلیفہ وقت سے وفا کے تعلق کے اظہار مالی قربانی کرنے والوں کے قول وفعل سے ظاہر ہوتے ہیں۔ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا ادراک ہونے پر مالی قربانیاں کر کے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ پس خدائی وعدوں کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت قائم ہی پھلنے پھولنے اور بڑھنے کے لیے ہوئی ہے اور دشمن اس کا بال بھی بیکا نہیں کرسکتا۔

حضور انور نے سیرالیون، چاڈ، ٹوگو، بیلیز، گنی کناکری، گیمبیا، جرمنی، برطانیہ، بھارت، مالی، پولینڈ، تنزانیہ، آئیوری کوسٹ، کیمرون اور گھانا میں افراد جماعت کا مالی قربانی کر کے اپنے ایمان اور یقین کا اظہار کرنے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے ایمانوں کو ثبات بخشنے کے چند ایمان افروز واقعات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ قربانی کے معیار مردوں، عورتوں، بڑی عمر کے لوگوں میں ہی نہیں بلکہ نوجوانی میں قدم رکھنے والے بچوں میں بھی دکھائی دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑے بڑے مخلص جماعت میں پیدا ہو رہے ہیں۔

گذشتہ سال اللہ تعالیٰ نے جماعت کو 187 مساجد تعمیر کرنے کی توفیق عطا فرمائی جبکہ افریقہ میں 105 مساجد زیرِ تعمیر ہیں۔ اسی طرح 144 مشن ہاؤس قائم ہوئے جن کی اکثریت افریقہ میں ہے اور 45 مشن ہاؤس زیرِ تعمیر ہیں۔ اس کے علاوہ جہاں فوری طور پر ہم مشن ہاؤس بنا نہیں سکتے وہاں کرائے پر عمارتیں لی جاتی ہیں۔ افریقہ کے ممالک میں 731 جبکہ ایشین ممالک میں 632 مشن ہاؤسز کرائے پر ہیں۔

اللہ تعالیٰ سچے وعدوں والا ہے۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کیے گئے اپنے وعدوں کو پورا فرما رہا ہے اور غیب سے مدد بھی فرماتا ہے اور فرمائے گا۔ ان شاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ موقع دیتا ہے کہ ہم اس کی رضا حاصل کرنے کے لیے اس کی راہ میں خرچ کریں تا کہ اُس کے فضلوں کے وارث بنیں۔ پس اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والے بن سکیں۔

حضور انور نے 2022ء میں وقفِ جدید کے نئے سال کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا کہ 2021ء میں وقفِ جدید کے 64 ویں سال میں افراد جماعت نے ایک کروڑ بارہ لاکھ ستتر ہزار پاؤنڈز کی قربانی دی ہے جو کہ سال 2020ء کی نسبت سات لاکھ بیالیس ہزار پاؤنڈز زیادہ ہے۔ شاملین کی تعداد بھی چودہ لاکھ پینتالیس ہزار ہے۔ دنیا کے اقتصادی حالات کو دیکھتے ہوئے یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس سال پاکستان کے افراد جماعت کی کرنسی گرنے کی وجہ سے پوزیشن نیچے چلے جانے کے باوجود اپنی طاقت کے مطابق بہت قربانی کر رہے ہیں۔ بعد ازاں دنیا کی مختلف جماعتوں کی مندرجہ ذیل پوزیشن کا اعلان فرمایا۔

مجموعی وصولی کے لحاظ سے برطانیہ نمبر 1، پھر جرمنی، کینیڈا، امریکہ، بھارت، آسٹریلیا، انڈونیشیا، مڈل ایسٹ کی ایک جماعت، گھانا، بیلجیم۔

فی کس ادائیگی کے لحاظ سے نمبر 1 امریکہ، پھر سوئٹزر لینڈ، پھر برطانیہ۔

افریقہ میں مجموعی وصولی کے لحاظ سے گھانا، ماریشس، نائیجیریا، برکینا فاسو، تنزانیہ، سیرالیون، لائبیریا، گیمبیا، یوگنڈا اور بینن۔

مجموعی وصولی کے لحاظ سے برطانیہ کی دس بڑی جماعتیں۔ اسلام آباد، فارنہم، ووسٹر پارک، چیم ساؤتھ، آلڈر شاٹ، برمنگھم ساؤتھ، والسال، جلنگھم، گلفرڈ اور یول۔

برطانیہ کے پہلے پانچ ریجن۔ بیت الفتوح، اسلام آباد، مسجد فضل، بیت الاحسان اور مڈلینڈز۔

دفتر اطفال برطانیہ کی دس جماعتیں۔ اسلام آباد، آلڈر شاٹ، فارنہم، روہیمپٹن، گلفرڈ، یول، مچم پارک، بیت الفتوح، والسال اور برمنگھم ویسٹ۔

وصولی کے لحاظ سے جرمنی کی پانچ لوکل امارات۔ ہیمبرگ، فرینکفرٹ، گروس گیراؤ، ویزبادن، ڈٹسن باخ۔

وصولی کے لحاظ سے جرمنی کی پہلی دس جماعتیں۔ رویڈرمارک، روڈگاؤ، نوئس، رویڈرز ہائم، مہدی آباد، فریڈبرگ، ہناؤ، فلورسہائم، فرانکنتھال، کوبلنز اور نیدا۔

دفتر اطفال جرمنی کے پہلے پانچ ریجن۔ہیمبرگ، ہیسن ساؤتھ ویسٹ، تاؤنس، ہیسن مٹے، رائن لانڈ فالز۔

وصولی کے لحاظ سے کینیڈا کی پہلی پانچ امارات۔ وان، کیلگری، پیس ولیج، وینکوور، بریمٹن ویسٹ ۔

کینیڈا کی دس بڑی جماعتیں۔ حدیقہ احمد، ملٹن ویسٹ، بریڈ فورڈ، ڈرہم، ملٹن ایسٹ، رجائنا، آٹوا ویسٹ، ونی پیگ، ہملٹن ماؤنٹین اور ایبٹس فولڈ۔

دفتر اطفال کینیڈا کی پانچ امارات۔ وان، پیس ولیج، کیلگری، ٹورانٹو ویسٹ، بریمپٹن ویسٹ۔

دفتر اطفال کینیڈا کی پانچ جماعتیں۔ حدیقہ احمد، بریڈ فورڈ، ڈرہم، لندن، ملٹن ویسٹ۔

وصولی کے لحاظ سے امریکہ کی دس جماعتیں۔ میری لینڈ، لاس اینجلس، ڈیٹرائٹ، سلیکون ویلی، بوسٹن، آسٹن، فینکس، سیراکوس، لاس ویگاس، فچبرگ۔

دفتر اطفال امریکہ کی پہلی دس جماعتیں۔میری لینڈ، لاس اینجلس، سیئٹل، اورلینڈو، آسٹن، سلیکون ویلی، فینکس، فچبرگ، لاس ویگاس، زائن۔

پاکستان میں چندہ بالغان کی پہلی تین جماعتیں۔ لاہور، ربوہ، کراچی۔

وصولی کے لحاظ سے پہلے دس اضلاع۔ اسلام آباد، فیصل آباد، گجرات، گوجرانوالہ، سرگودھا، ملتان، عمرکوٹ، حیدرآباد، میر پور خاص، ڈیرہ غازی خان۔

وصولی کے لحاظ سے پہلی دس جماعتیں ۔ اسلام آباد شہر، ڈیفنس لاہور، ٹاؤن شپ لاہور، کلفٹن کراچی، دارالذکر لاہور، ماڈل ٹاؤن لاہور، گلشن اقبال کراچی، ثمن آباد لاہور، عزیز آباد کراچی، علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔

دفتر اطفال پاکستان کی تین بڑی جماعتیں۔ لاہور، کراچی، ربوہ۔

دفتر اطفال میں پہلے دس اضلاع۔ اسلام آباد، سیالکوٹ، راولپنڈی، سرگودھا، فیصل آباد، گجرات، حیدرآباد، میر پور خاص، عمرکوٹ، نارووال۔

غیر معمولی مساعی کرنے والی جماعتیں۔ ڈرگ روڈ کراچی، نور پورہ لاہور، گوجرانوالہ شہر، بیت الفضل فیصل آباد، پشاور شہر، دہلی گیٹ لاہور، کوٹلی آزاد کشمیر، ننکانہ صاحب۔

بھارت کے پہلے دس صوبے ۔ کیرالہ، جموں کشمیر، تامل ناڈو، تلنگانہ، کرناٹکا، اڑیسہ، پنجاب، ویسٹ بنگال، دہلی، مہارشٹرا۔

وصولی کے لحاظ سے پہلی دس جماعتیں۔ حیدر آباد، قادیان، کیرولائی، پاٹھا پریام، کوئمباٹور، بنگلور، کلکتہ، کالی کٹ، رشی نگر، ملیاپلیام۔

آسٹریلیا کی پہلی دس جماعتیں۔ میلبرن لانگ وارن، کاسل ہل، مارسڈن پارک، ایڈیلیڈ ساؤتھ، میلبرن بیرک، پرتھ، پینرتھ، ایڈیلیڈ ویسٹ، لوگن ایسٹ۔

بالغان میں آسٹریلیا کی جماعتیں۔ میلبرن لانگ وارن، کاسل ہل، مارسڈن پارک، ایڈیلیڈ ساؤتھ، میلبرن بیرک، پرتھ، پینرتھ، ایڈیلیڈ ویسٹ، بلیک ٹاؤن، کینبرا۔

دفتر اطفال آسٹریلیا کی جماعتیں ۔ میلبرن لانگ وارن، ایڈیلیڈ ساؤتھ، میلبرن بیرک، لوگن ایسٹ، پرتھ، کاسل ہل، میلبرن ایسٹ، ماؤنٹ ڈروئٹ، پینرتھ، برسبن سینٹرل۔

اللہ تعالیٰ تمام قربانی کرنے والوں کے اموال و نفوس میں بے انتہا برکت عطا فرمائے۔

☆...☆...☆

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل)

# خطبہ جمعہ

**سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 17؍ دسمبر 2021ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ یوکے**

## آنحضرت ﷺ کے عظیم المرتبت خلیفہ ٔ راشد صدیقِ اکبر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کمالات اور مناقبِ عالیہ

## افغانستان اور پاکستان کے احمدیوں کے لیے خصوصی دعا کی تحریک

**مکرم الحاج عبدالرحمٰن عینین (Ennin) صاحب افسر جلسہ سالانہ گھانا، مکرم اذیاب علی محمد الجبالی صاحب آف اردن، مکرم دین محمد شاہد صاحب ریٹائرڈ مربی سلسلہ، مکرم میاں رفیق احمد صاحب کارکن دفتر جلسہ سالانہ ربوہ اور مکرمہ قانتہ ظفر صاحبہ اہلیہ مکرم احسان اللہ ظفر صاحب سابق امیر جماعت امریکہ کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب**

**جب قریش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایذارسانی پر متفق ہو گئے اور انہوں نے ایک دستاویز لکھی تو حضرتِ صدیقؓ اس تنگی کے زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شریکِ حال رہے**

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۱﴾

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲﴾ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۳﴾ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۴﴾ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ﴿۵﴾

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۶﴾ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ﴿۷﴾

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذکر میں ان کا

## غلاموں کو آزاد کرنے کا ذکر

چل رہا تھا۔ اس میں سے کچھ مزید واقعات ہیں۔حضرت ابوبکرؓ نے نَہْدِیَہ اور ان کی بیٹی دونوں کو آزاد کرایا۔ یہ دونوں بنو عبدالدار کی ایک عورت کی لونڈیاں تھیں۔حضرت ابوبکرؓ ان دونوں کے پاس سے گزرے اس وقت ان کی مالکہ نے ان کو آٹا پیسنے کے واسطے بھیجا تھا اور وہ مالکہ یہ کہہ رہی تھی کہ اللہ کی قسم! میں تمہیں کبھی آزاد نہیں کروں گی یا جس کی بھی قسم وہ کھا رہی تھی۔ بہرحال حضرت ابوبکرؓ نے کہا اے اُمِّ فلاں! اپنی قسم کو توڑ دو۔ اس نے کہا جاؤ جاؤ! تم نے ہی تو ان کو خراب کیا ہے۔ تمہیں اگر اتنا ہی خیال ہے تو تم ان دونوں کو آزاد کروا لو۔حضرت ابوبکرؓ نے کہا کہ ان دونوں کے بدلے میں کتنی قیمت دوں؟ اس نے کہا کہ اتنی اور اتنی۔حضرت ابوبکرؓ نے کہا کہ میں نے ان دونوں کو لے لیا اور یہ دونوں آزاد ہیں۔ پھر آپؓ نے ان سے کہا کہ اس عورت کا آٹا واپس دے دو یعنی ان دونوں کو جن کو لونڈی بنایا گیا تھا کہا کہ اس عورت کا آٹا واپس دے دو جو پسانے کے لیے لے کر جا رہی تھیں۔ ان دونوں نے کہا اے ابوبکرؓ! کیا ہم اس کام سے فارغ ہو لیں اور اس آٹا کو واپس کر دیں؟ یعنی جو ہمارے ذمہ کام لگایا گیا ہے وہ کر لیں اور آٹا پسوا کر چھوڑ آئیں؟ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کہ ٹھیک ہے۔ اگر تم دونوں چاہتی ہو تو ایسا ہی کر لو۔

حضرت ابوبکرؓ ایک دفعہ بَنُو مُؤَمَّل کی ایک لونڈی کے پاس سے گزرے۔ بَنُو مُؤَمَّل بَنُو عَدِی بن کَعْب کا ایک قبیلہ تھا۔ وہ لونڈی مسلمان تھی۔ عمرؓ بن خطاب اس کو ایذا دے رہے تھے تا کہ وہ اسلام کو چھوڑ دے۔حضرت عمرؓ اُن دنوں ابھی مشرک تھے۔ اسلام قبول نہیں کیا تھا اور انہیں مارا کرتے تھے یہاں تک کہ جب وہ تھک جاتے تو کہتے کہ میں تمہیں بتاتا ہوں کہ مَیں نے تمہیں صرف تھکاوٹ کی وجہ سے چھوڑا ہے۔ اس پر وہ کہتی کہ اللہ تمہارے ساتھ بھی اسی طرح کرے گا۔ پھر حضرت ابوبکرؓ نے اسے بھی خرید کر آزاد کر دیا تھا۔

ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابوبکرؓ کے والد ابوقُحافہ نے ان سے کہا کہ اے میرے بیٹے! مَیں دیکھتا ہوں کہ تم کمزور لوگوں کو آزاد کرا رہے ہو۔ اگر تم ایسا کرنا چاہتے ہو جو تم کر رہے ہو تو تم طاقتور مردوں کو آزاد کرواؤ تا کہ وہ تمہاری حفاظت کریں اور وہ تیرے ساتھ کھڑے ہوں۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ نے کہا کہ

### اے میرے پیارے باپ! مَیں تو محض اللہ عزّوجلّ کی رضا چاہتا ہوں۔

(السیرۃ النبویۃ لابن ھشام صفحہ ۲۳۶ ذکر عدوان المشرکین علی المستضعفین… دار الکتب العلمیۃ بیروت ۲۰۰۱ء)

چنانچہ بعض مفسرین علّامہ قرطبی اور علامہ آلوسی وغیرہ کہتے ہیں کہ درج ذیل آیات اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکرؓ کے اسی عمل کی وجہ سے آپؓ کی شان میں نازل فرمائی ہیں کہ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَ اتَّقٰى۔ وَ صَدَّقَ بِالْحُسْنٰى۔ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى۔ وَ اَمَّا مَنْۢ بَخِلَ وَ اسْتَغْنٰى۔ وَ كَذَّبَ بِالْحُسْنٰى۔ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى۔ وَ مَا يُغْنِيْ عَنْهُ مَالُهٗۤ اِذَا تَرَدّٰى۔ اِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدٰى۔ وَ اِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَةَ وَ الْاُوْلٰى۔ فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰى۔ لَا يَصْلٰىهَاۤ اِلَّا الْاَشْقَى۔ الَّذِيْ كَذَّبَ وَ تَوَلّٰى۔ وَ سَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى۔ الَّذِيْ يُؤْتِيْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى۔ وَ مَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰۤى۔ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى۔ وَ لَسَوْفَ يَرْضٰى۔ (سورۃ الّیل 6-22)

پس وہ جس نے (راہ حق میں) دیا اور تقویٰ اختیار کیا اور بہترین نیکی کی تصدیق کی تو ہم اسے ضرور کشادگی عطا کریں گے۔ اور جہاں تک اُس کا تعلق ہے جس نے بخل کیا اور بے پروائی کی اور بہترین نیکی کی تکذیب کی تو ہم اُسے ضرور تنگی میں ڈال دیں گے اور اس کا مال جب تباہ ہو جائے گا تو اس کے کسی کام نہ آئے گا۔ یقیناً ہدایت دینا ہم پر بہرحال فرض ہے اور انجام بھی لازماً ہمارے تصرف میں ہے اور آغاز بھی۔ پس میں تمہیں اس آگ سے ڈراتا ہوں جو شعلہ زن ہے اس میں کوئی داخل نہیں ہو گا مگر سخت بدبخت۔ وہ جس نے جھٹلایا اور پیٹھ پھیر لی جبکہ سب سے بڑھ کر متقی اس سے ضرور بچایا جائے گا جو اپنا مال دیتا ہے پاکیزگی چاہتے ہوئے اور اس پر کسی کا احسان نہیں ہے کہ جس کا اس کی طرف سے بدلہ دیا جا رہا ہو۔ یہ محض اپنے رَبِّ اعلیٰ کی خوشنودی چاہتے ہوئے خرچ کرتا ہے اور وہ ضرور راضی ہو جائے گا۔

(ماخوذ از سیدنا ابوبکر صدیقؓ، شخصیت اور کارنامے، اردو ترجمہ صفحہ 74)

(الجامع لاحکام القرآن لامام القرطبی جلد۲ صفحہ ۳۳۳۰ سورۃ اللیل دار ابن حزم بیروت ۲۰۰۴ء)

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو غلام آزاد کیے تھے ان میں سے ایک حضرت خَبَّاب بن اَرَتؓ بھی تھے۔حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ حضرت خَبَّاب بن اَرَتؓ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ’’ایک اَور صحابیؓ جو پہلے غلام تھے انہوں نے ایک دفعہ نہانے کے لئے کرتہ اتارا تو کوئی شخص پاس کھڑا تھا۔ اس نے دیکھا کہ ان کی پیٹھ کا چمڑا اوپر سے ایسا سخت اور کھردرا ہے جیسے بھینس کی کھال ہوتی ہے۔ وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا اور انہیں کہنے لگا۔ تمہیں یہ کب سے بیماری ہے تمہاری تو پیٹھ کا چمڑا ایسا سخت ہے جیسے جانور کی کھال ہوتی ہے۔ یہ سن کر وہ ہنس پڑے۔‘‘ حضرت خَبَّاب ہنس پڑے ’’اور کہنے لگے بیماری کوئی نہیں۔ جب ہم اسلام لائے تھے تو ہمارے مالک نے فیصلہ کیا کہ ہمیں سزا دے۔ چنانچہ تپتی دھوپ میں لٹا کر ہمیں مارنا شروع کر دیتا اور کہتا کہ کہو ہم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو نہیں مانتے۔ ہم اس کے جواب میں کلمۂ شہادت پڑھ دیتے۔ اس پر وہ پھر مارنے لگ جاتا اور جب اس طرح بھی اس کا غصہ نہ تھمتا تو ہمیں پتھروں پر گھسیٹا جاتا‘‘ لکھتے ہیں کہ ’’عرب میں کچے مکانوں کو پانی سے بچانے کے لئے مکان کے پاس ایک قسم کا پتھر ڈال دیتے ہیں جسے پنجابی میں کھِنگر کہتے ہیں۔ یہ نہایت سخت کھردرا اور نوک دار پتھر ہوتا ہے اور لوگ اسے دیواروں کے ساتھ اس لئے لگا دیتے ہیں کہ پانی کے بہاؤ سے انہیں کوئی نقصان نہ پہنچے‘‘ یعنی دیواروں کو نقصان نہ پہنچے۔ ’’تو وہ صحابی کہنے لگے کہ جب ہم اسلام سے انکار نہ کرتے اور لوگ ہمیں مار مار کر تھک جاتے تو پھر ہماری ٹانگوں میں رسی باندھ کر ان کھردرے پتھروں پر ہمیں گھسیٹا جاتا تھا اور جو کچھ تم دیکھتے ہو اسی مار پیٹ اور گھسٹنے کا نتیجہ ہے۔ غرض سالہا سال تک ان پر ظلم ہوا۔ آخر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ بات برداشت نہ ہو سکی اور انہوں نے اپنی جائیداد کا بہت سا حصہ فروخت کر کے انہیں آزاد کرا دیا۔‘‘

(خطبات محمود جلد 22 صفحہ 546-547 خطبہ جمعہ فرمودہ 31 اکتوبر 1941ء)

پھر حضرت ابوبکرؓ کے غلاموں کو آزاد کرانے کا تذکرہ کرتے ہوئے ایک جگہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں کہ ’’یہ غلام جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے مختلف اقوام کے تھے اِن میں حبشی بھی تھے جیسے بلالؓ، رومی بھی تھے جیسے صُہَیبؓ۔ پھر ان میں عیسائی بھی تھے جیسے جُبَیرؓ اور صُہَیبؓ۔ اور مشرکین بھی تھے جیسے بلالؓ اور عمارؓ۔ بلالؓ کو اس کے مالک تپتی ریت پر لٹا کر اوپر یا تو پتھر رکھ دیتے یا نوجوانوں کو سینہ پر کودنے کے لئے مقرر کر دیتے… حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب ان پر یہ ظلم دیکھے تو ان کے مالک کو ان کی قیمت ادا کر کے انہیں آزاد کروا دیا۔‘‘

(دیباچہ تفسیر القرآن انوار العلوم جلد 20 صفحہ 193-194)

ایک دفعہ حضرت ابو بکرؓ نے

## ہجرتِ حبشہ کا ارادہ

کیا تھا۔ اس بارے میں آتا ہے کہ جب مسلمان بڑھ گئے اور اسلام ظاہر ہو گیا تو کفارِ قریش اپنے اپنے قبائل میں سے ان لوگوں کو سخت اذیتیں اور تکلیفیں دینے لگے جو اُن میں سے ایمان لا چکے تھے۔ ان کا مقصد یہ تھا کہ وہ انہیں ان کے دین سے پھرا دیں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مومنوں سے فرمایا کہ تم لوگ زمین میں بکھر جاؤ۔ یقیناً اللہ تم لوگوں کو اکٹھا کر دے گا۔ صحابہؓ نے عرض کیا ہم کس طرف جائیں؟ آپؐ نے فرمایا اس طرف اور آپؐ نے اپنے ہاتھ سے حبشہ کی سرزمین کی طرف اشارہ فرمایا۔ یہ رجب سنہ 5/ نبوی کی بات ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پر گیارہ مَردوں اور چار عورتوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی۔

(شرح الزرقانی علی المواھب اللدنیة جلد اول صفحہ ۵۰۳-۵۰۴، الھجرة الاولیٰ الی الحبشة، دارالکتب العلمیة بیروت ۱۹۹۶ء)

مسلمانوں کے حبشہ کی طرف ہجرت کرنے کے بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی ایذا پہنچائی گئی جس پر انہوں نے بھی حبشہ کی طرف ہجرت کا ارادہ کیا۔ چنانچہ اس بارے میں بخاری کی روایت میں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب مسلمانوں کو تکلیف دی گئی تو حضرت ابو بکرؓ ہجرت کرنے کی غرض سے حبشہ کی طرف چل پڑے۔ جب وہ بَرْكُ الْغِمَاد مقام پر پہنچے۔ بَرْكُ الْغِمَاد یمن کا ایک شہر ہے جو مکہ سے آگے پانچ رات کی مسافت پر سمندر سے متصل ہے۔ تو انہیں ابنِ دَغِنہ ملا اور وہ قَارَہ قبیلہ کا سردار تھا۔ اس نے پوچھا اے ابو بکر! کہاں کا قصد ہے؟ حضرت ابو بکرؓ نے کہا میری قوم نے مجھے نکال دیا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ زمین میں چلوں پھروں اور اپنے رب کی عبادت کرتا رہوں۔ ابنِ دَغِنہ نے کہا: تمہارے جیسا آدمی خود وطن سے نہیں نکلتا اور نہ اسے نکالا جانا چاہیے۔ تم تو وہ خوبیاں بجالاتے ہو جو معدوم ہو چکی ہیں اور تم صلہ رحمی کرتے ہو۔ تھکے ہاروں کا بوجھ اٹھاتے ہو۔ مہمان نوازی کرتے ہو اور مصائب حقہ پر مدد کرتے ہو۔ ایک جگہ ترجمہ اس طرح بھی کیا گیا ہے۔ کنگال کو کما کر دیتے رہے ہو۔ رشتہ داروں سے نیک سلوک کیا کرتے ہو۔ بیچاروں کو سنبھالتے ہو اور مہمان نواز ہو اور حق کی مشکلات میں مدد کرتے ہو۔ پھر اس نے کہا کہ میں تمہیں اپنی پناہ میں لیتا ہوں۔ واپس چلو اور اپنے وطن میں ہی اپنے رب کی عبادت کرو اور ابنِ دَغِنہ بھی چل پڑا اور حضرت ابو بکرؓ کے ساتھ مکہ میں آیا اور کفار قریش کے سرداروں سے ملا اور ان سے کہا ابو بکر ایسے ہیں کہ ان جیسا آدمی وطن سے نہ نکلتا ہے اور نہ نکالا جاتا ہے۔ کیا تم ایسے شخص کو نکالتے ہو جو ایسی خوبیاں بجالاتا ہے جو معدوم ہو چکی ہیں اور وہ صلہ رحمی کرتا ہے۔ تھکے ہاروں کے بوجھ اٹھاتا ہے۔ مہمان نوازی کرتا ہے اور مصائب پر مدد کرتا ہے؟ اس پر قریش نے ابنِ دَغِنہ کی پناہ منظور کر لی اور حضرت ابو بکرؓ کو امن دیا اور ابنِ دَغِنہ سے کہا۔ ابو بکر سے کہو کہ وہ اپنے رب کی عبادت اپنے گھر میں ہی کیا کرے۔ وہیں نماز پڑھے اور جو چاہے پڑھے لیکن ہمیں اپنی عبادت اور قرآن پڑھنے سے تکلیف نہ دے اور بلند آواز سے نہ پڑھے کیونکہ ہمیں ڈر ہے کہ وہ ہمارے بیٹوں اور ہماری عورتوں کو گمراہ کر دے گا۔ ابنِ دَغِنہ نے حضرت ابو بکرؓ سے یہ کہہ دیا تو حضرت ابو بکرؓ اپنے گھر سے ہی اپنے رب کی عبادت کرنے لگے اور اپنے گھر کے سوا کسی اَور جگہ نماز اور قرآن اعلانیہ نہ پڑھتے۔ پھر کچھ عرصے کے بعد حضرت ابو بکرؓ کو خیال آیا تو انہوں نے اپنے گھر کے صحن میں ایک مسجد یعنی نماز پڑھنے کی جگہ بنا لی اور کھلی جگہ میں نکلے۔ وہیں نماز بھی پڑھتے اور قرآن مجید بھی اور ان کے پاس مشرکوں کی عورتیں اور بچے جمگھٹا کرتے۔ وہ تعجب کرتے۔ یعنی حضرت ابو بکرؓ کو دیکھ کر تعجب کرتے اور حضرت ابو بکرؓ کو دیکھتے کہ وہ بہت ہی رونے والے آدمی تھے۔

## جب قرآن پڑھتے تو اپنے آنسوؤں کو نہ تھام سکتے۔

اس کیفیت نے قریش کے مشرک سرداروں کو پریشان کر دیا اور انہوں نے ابنِ دَغِنہ کو بلا بھیجا۔ وہ ان کے پاس آیا اور انہوں نے اس سے کہا کہ ہم نے تو ابو بکر کو اس شرط پر پناہ دی تھی کہ وہ اپنے گھر میں اپنے رب کی عبادت کرتا رہے لیکن انہوں نے اس شرط کی پروا نہیں کی اور اپنے گھر کے صحن میں مسجد بنا لی ہے اور نماز اور قرآن اعلانیہ پڑھنا شروع کر دیا ہے۔ ہمیں ڈر ہے کہ وہ ہمارے لڑکوں اور ہماری عورتوں کو آزمائش میں ڈال دے گا۔ تم اس کے پاس جاؤ اگر وہ پسند کرے کہ اپنے گھر کے اندر ہی رہ کر اپنی عبادت کرے تو کرے ورنہ اگر اعلانیہ پڑھنے پر مصر رہے تو اسے کہو کہ تمہارے امان کی ذمہ داری تمہیں واپس کر دے کیونکہ ہمیں یہ بُرا معلوم ہوتا ہے کہ تمہاری ذمہ داری توڑیں اور ہم تو ابو بکر کو کبھی بھی اعلانیہ عبادت نہیں کرنے دیں گے۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ ابنِ دَغِنہ ابو بکرؓ کے پاس آیا اور کہنے لگا آپ کو اس شرط کا علم ہی ہے جس پر میں نے آپ کی خاطر یہ عہد کیا تھا۔ اس لیے یا تو آپ اس حد تک محدود رہیں ورنہ میری ذمہ داری مجھے واپس کر دیں کیونکہ میں پسند نہیں کرتا کہ عرب یہ بات سنیں کہ جس شخص کو میں نے پناہ دی تھی اس سے میں نے بدعہدی کی ہے۔ حضرت ابو بکرؓ نے کہا کہ

## میں آپ کی پناہ آپ کو واپس کرتا ہوں اور اللہ ہی کی پناہ پر راضی ہوں۔

(صحیح بخاری کتاب الکَفَالة بَابُ جِوَارِ أَبِي بَكْرٍ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَقْدِهِ حدیث نمبر ۲۲۹۷)

(صحیح البخاری مترجم جلد 4 صفحہ 276 نظارت اشاعت ربوہ) (فرہنگ سیرت صفحہ 57)

حضرت ابو بکرؓ نے اپنے صحن میں جو مسجد بنائی تھی اس کے بارے میں صحیح بخاری کی شرح عمدة القاری میں لکھا ہے کہ یہ مسجد گھر کی دیواروں تک پھیلی ہوئی تھی اور

## یہ پہلی مسجد تھی جو اسلام میں بنائی گئی۔

(عمدة القاری جلد ۱۲ صفحہ ۱۸۵ کتاب الکفالہ باب جوار ابی بکر فی عھد النبیؐ حدیث ۲۲۹۷)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں ابو بکر جیسا انسان جس کا سارا مکہ ممنون احسان تھا، وہ جو کچھ کماتے تھے غلاموں کو آزاد کرانے میں خرچ کر دیتے تھے۔ آپؓ ایک دفعہ مکہ کو چھوڑ کر جا رہے تھے کہ ایک رئیس آپؓ سے راستے میں ملا اور اس نے پوچھا ابو بکر تم کہاں جا رہے ہو؟ آپ نے فرمایا اس شہر میں اب میرے لیے امن نہیں ہے۔ میں اب کہیں اور جا رہا ہوں۔ اس رئیس نے کہا کہ تمہارے جیسا نیک آدمی اگر شہر سے نکل گیا تو شہر برباد ہو جائے گا۔ میں تمہیں پناہ دیتا ہوں۔ تم شہر چھوڑ کر نہ جاؤ۔ آپ اس رئیس کی پناہ میں واپس آ گئے۔ آپؓ جب صبح کو اٹھتے اور قرآن پڑھتے تو عورتیں اور بچے دیوار کے ساتھ کان لگا لگا کر قرآن سنتے کیونکہ آپ کی آواز میں بڑی رِقّت، سوز اور درد تھا اور قرآن کریم چونکہ عربی میں تھا ہر عورت مرد بچہ اس کے معنی سمجھتا تھا اور سننے والے اس سے متاثر ہوتے تھے۔ جب یہ بات پھیلی تو مکہ میں شور پڑ گیا کہ اس طرح تو سب لوگ بے دین ہو جائیں گے۔ یعنی قرآن کریم سن کے اور آپ کی رِقّت بھری آواز سن کے تو یہ لوگ بے دین ہو جائیں گے۔

## یہی حال آجکل احمدیوں کے ساتھ بعض ملکوں میں ہو رہا ہے خاص طور پر پاکستان میں کہ اگر قرآن پڑھتے اور نماز پڑھتے دیکھ لیا احمدیوں کو تو بے دین ہو جائیں گے۔ اس لیے احمدی کے نماز اور قرآن پڑھنے پہ بڑی سخت سزائیں ہیں۔

بہرحال لکھتے ہیں کہ آخر لوگ اس رئیس کے پاس گئے اور اس سے کہا کہ تم نے اس کو پناہ میں کیوں لے رکھا ہے؟ اس رئیس نے آ کر حضرت ابو بکرؓ سے کہا کہ آپ اس طرح قرآن نہ پڑھا کریں۔ مکہ کے لوگ اس سے ناراض ہوتے ہیں۔ حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا پھر اپنی پناہ تم واپس لے لو۔ میں تو اس سے باز نہیں آ سکتا۔ چنانچہ اس رئیس نے اپنی پناہ واپس لے لی۔

(ماخوذ از تفسیر کبیر جلد 10 صفحہ 327)

## شِعْبِ اَبِی طَالِب

میں بھی حضرت ابو بکرؓ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ قریش مکہ نے توحید کے پیغام کو روکنے کے لیے ہر ممکن کوشش کی مگر جب انہیں ہر طرف سے ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا تو انہوں نے ایک عملی اقدام کے طور پر بنو ہاشم اور بنو مُطَّلِب کے ساتھ قطع تعلقی کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ اس بارے میں سیرت خاتم النبیین میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے اس طرح لکھا ہے کہ ’’قریش ...نے ایک عملی اقدام کے طور پر باہم مشورہ کر کے فیصلہ کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام افراد بنو ہاشم اور بنو مطلب کے ساتھ ہر قسم کے تعلقات قطع کر دیئے جاویں اور اگر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت سے دستبردار نہ ہوں تو ان کو ایک جگہ محصور کر کے تباہ کر دیا جاوے۔ چنانچہ محرم 7/ نبوی میں ایک باقاعدہ معاہدہ لکھا گیا کہ کوئی شخص خاندانِ بنو ہاشم اور بنو مُطَّلِب سے رشتہ نہیں کرے گا اور نہ ان کے پاس کوئی چیز فروخت کرے گا۔ نہ ان سے کچھ خریدے گا اور نہ ان کے پاس کوئی کھانے پینے کی چیز جانے دے گا اور نہ ان سے کسی قسم کا تعلق رکھے گا۔‘‘ یہی سلوک آج کل بعض احمدیوں کے ساتھ بھی بعض جگہوں پہ ہوتا ہے۔ بہرحال اس میں آگے لکھا تھا کہ ’’جب تک کہ وہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے الگ ہو کر آپ کو ان کے حوالے نہ کر دیں۔ یہ معاہدہ جس میں قریش کے ساتھ قبائل بَنُوکِنَانَہ بھی شامل تھے باقاعدہ لکھا گیا اور تمام بڑے بڑے رؤساء کے اس پر دستخط ہوئے اور پھر وہ ایک اہم قومی عہد نامہ کے طور پر کعبہ کی دیوار کے ساتھ آویزاں کر دیا گیا۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام بنو ہاشم اور بنو مطلب کیا مسلم اور کیا کافر (سوائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ابو لہب کے جس نے اپنی عداوت کے جوش میں قریش کا ساتھ دیا) شِعْبِ اَبِی طَالِب میں جو ایک پہاڑی دَرّہ کی صورت میں تھا محصور ہو گئے اور اس طرح گویا قریش کے دو بڑے قبیلے مکہ کی تمدنی زندگی سے عملاً بالکل منقطع ہو گئے اور شِعبِ ابی طالب میں جو گویا بنو ہاشم کا خاندانی درہ تھا قیدیوں کی طرح نظر بند کر دیئے گئے۔ چند گنتی کے دوسرے مسلمان جو اس وقت مکہ میں موجود تھے وہ بھی آپؐ کے ساتھ تھے۔‘‘

(سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ صفحہ 166)

ان مشکل ترین حالات میں بھی حضرت ابو بکرؓ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ نہ چھوڑا۔ چنانچہ حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ’’جب قریش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایذا رسانی پر متفق ہو گئے اور انہوں نے ایک دستاویز لکھی تو حضرتِ صدیقؓ اس تنگی کے زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شریک حال رہے۔ لہٰذا اس واقعہ کے بارہ میں ابو طالب نے یہ شعر کہا ہے کہ

هُمْ رَجَعُوْا سَهْلَ ابْنَ بَيْضَاءَ رَاضِيًا
فَسُرَّ أَبُوْ بَكْرٍ بِهَا وَ مُحَمَّدٌ

اور انہوں نے سَهْل بن بَيْضَاء کو خوش کرتے ہوئے واپس بھیجا تو اس پر ابو بکرؓ اور محمدؐ خوش ہو گئے۔

(ازالۃ الخفاء از حضرت شاہ ولی اللہ اردو ترجمہ اشتیاق احمد دیوبندی جلد 3 صفحہ 39-40 قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی)
(سیدنا صدیق اکبرؓ کے شب و روز صفحہ 30)

یعنی جب قریش مکہ نے آخر کار بائیکاٹ کا یہ معاہدہ ختم کر دیا تو اس پر ابوطالب نے جو اشعار کہے ان میں سے ایک یہ مذکورہ بالا شعر تھا کہ بائیکاٹ ختم ہونے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر دونوں مسرور ہو گئے۔

## ’غُلِبَتِ الرُّوْمُ‘ کی پیشگوئی اور اس پر حضرت ابو بکرؓ کا شرط لگانا

اس بارے میں بھی ذکر آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد الٓمّٓ۔غُلِبَتِ الرُّوْمُ۔فِیْٓ اَدْنَی الْاَرْضِ کے بارے میں حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ غُلِبَت اور غَلَبَتْ۔ وہ کہتے ہیں کہ مشرکین پسند کرتے تھے کہ اہلِ فارس اہلِ روم پر غالب آجائیں کیونکہ یہ اور وہ بت پرست تھے اور مسلمان پسند کرتے تھے کہ اہلِ روم اہلِ فارس پر غالب آجائیں اس لیے کہ وہ اہلِ کتاب تھے۔ انہوں نے اس کا ذکر حضرت ابو بکرؓ سے کیا اور حضرت ابو بکرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا وہ ضرور غالب آجائیں گے۔حضرت ابو بکرؓ نے اس کا ذکر ان سے یعنی مخالفین سے، مشرکین سے کیا تو انہوں نے کہا کہ ہمارے درمیان اور اپنے درمیان ایک مدّت مقرر کرلو۔ اگر ہم غالب آگئے تو ہمارے لیے یہ اور یہ ہو گا اور اگر تم غالب آگئے تو تمہارے لیے یہ اور یہ ہو گا۔یعنی اس پہ شرط لگائی۔ تو انہوں نے پانچ سال کی مدت رکھی اور وہ غالب نہ آسکے۔ انہوں نے اس کا ذکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ تم نے اس سے زیادہ کیوں نہ رکھ لی۔ راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے آپؐ کی مراد دس تھی۔ یہ ترمذی کی ابواب تفسیر کی روایت ہے۔

(سنن الترمذی ابواب التفسیر باب و من سورۃ الروم ،حدیث ٣١٩٣)

صحیح بخاری کی ایک روایت میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی چار ایسی پیشگوئیوں کا ذکر کیا گیا ہے جو کہ بڑی شان کے ساتھ پوری ہوئیں۔ ان پیشگوئیوں میں غلبۂ روم والی پیشگوئی بھی ہے۔ چنانچہ مسروق روایت کرتے ہیں کہ ہم حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کے پاس تھے۔ انہوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دیکھا کہ لوگ روگردانی کر رہے ہیں تو آپؐ نے فرمایا: اے اللہ! جیسا حضرت یوسفؑ کے وقت میں سات سالہ قحط ڈالا تھا ان پر بھی ایسا ہی قحط نازل کر۔ سو اُن پر ایسا قحط پڑا جس نے ہر ایک چیز کو فنا کر دیا یہاں تک کہ آخر انہوں نے کھال اور مُردار اور بدبودار لاشیں بھی کھائیں اور ان میں سے کوئی جو آسمان کی طرف نظر کرتا تو بھوک کے مارے اسے دھوئاں ہی نظر آتا تھا۔جن چار پیشگوئیوں کا ذکر ہے ان میں سے ایک یہ واقعہ ہے۔ ابوسفیان آپؐ کے پاس آئے اور انہوں نے کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ تو اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری اور صلہ رحمی کا حکم کرتے ہیں اور یہ دیکھیں آپؐ کی قوم ہلاک ہو گئی ہے۔ اللہ سے ان کے لیے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا: پس انتظار کر اس دن کا جب آسمان ایک واضح دھوئاں لائے گا۔ضرور تم انہی باتوں کا اعادہ کرنے والے ہو جس دن ہم بڑی گرفت کریں گے۔ پس یہ بڑی گرفت بدر کے دن ہوئی۔ چنانچہ دھوئیں کا عذاب اور سخت گرفت اور لِزَامًا والی پیشگوئی اور روم کی پیشگوئی یہ سب باتیں ہو چکی ہیں۔ یہ بخاری کی روایت ہے۔

(صحیح البخاری کتاب الاستسقاء بَابُ دُعَاءِ النَّبِیِّ ﷺ: اجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِينَ... حدیث ١٠٠٧)

اس حدیث کی شرح میں علامہ بدر الدین عینی غلبۂ روم والی پیشگوئی کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ جب اہلِ فارس اور اہلِ روم کے درمیان جنگ ہوئی تو مسلمان اہلِ فارس پر اہلِ روم کی فتح کو پسند کرتے تھے کیونکہ وہ اہلِ روم، اہلِ کتاب تھے جبکہ کفارِ قریش اہلِ فارس کی فتح کو پسند کرتے تھے کیونکہ وہ اہلِ فارس مجوسی تھے اور کفار قریش بھی بتوں کی عبادت کرتے تھے۔ پس اس بات پر حضرت ابو بکرؓ اور ابوجہل کے درمیان شرط لگ گئی یعنی انہوں نے کسی چیز پر آپس میں چند سال کی مدت مقرر کر لی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہاں بِضْعٌ کا لفظ ہے۔ بِضْعٌ تو نو برس یا سات برس پر اطلاق پاتا ہے۔ پس مدت کو بڑھا دو۔ پھر انہوں نے، حضرت ابو بکرؓ نے ایسا ہی کیا۔ پس اہلِ روم غالب آ گئے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ الٓمّٓ۔غُلِبَتِ الرُّوْمُ۔فِیْٓ اَدْنَی الْاَرْضِ وَھُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَیَغْلِبُوْنَ۔فِیْ بِضْعِ سِنِیْنَ۔لِلّٰہِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْۢ بَعْدُ وَیَوْمَئِذٍ یَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ۔بِنَصْرِ اللّٰہِ (الروم: 2 تا 6)

ترجمہ یہ ہے الٓمّٓ کہ اَنَا اللّٰہُ اَعْلَمُ۔ یعنی میں اللہ سب سے زیادہ جاننے والا ہوں۔ اہلِ روم مغلوب کیے گئے۔ قریب کی زمین میں اور وہ اپنے مغلوب ہونے کے بعد پھر ضرور غالب آجائیں گے۔ تین سے نو سال کے عرصہ تک۔ حکم اللہ ہی کا چلتا ہے پہلے بھی اور بعد میں بھی اور اس دن مومن بھی اپنی فتوحات سے بہت خوش ہوں گے جو اللہ کی نصرت سے ہو گی۔ اور شعبی کہتے ہیں کہ اس وقت شرط لگانا حلال تھا۔

(ماخوذ از عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری جلد 7 صفحہ 46، کتاب الاستسقاء حدیث: 1007 داراحیاء التراث العربی 2003ء)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے اس بارے میں لکھا ہے کہ اسلام سے قبل اور اسلام کے ابتدائی زمانہ میں تمام متمدن دنیا میں سب سے زیادہ طاقتور اور سب سے زیادہ وسیع سلطنتیں دو تھیں۔سلطنتِ فارس اور سلطنتِ روم اور یہ دونوں سلطنتیں عرب کے قریب واقع تھیں۔سلطنتِ فارس عرب کے شمال مشرق میں تھی اور سلطنتِ روم شمال مغرب میں۔ چونکہ ان سلطنتوں کی سرحدیں ملتی تھیں اس لیے بعض اوقات ان کا آپس میں جنگ وجدل بھی ہو جاتا تھا۔ اس زمانہ میں بھی جس کا ذکر آتا ہے یہ سلطنتیں برسرِ پیکار تھیں۔ یہ اس زمانے کی بات ہے جب پیشگوئی ہوئی اور سلطنتِ فارس نے سلطنتِ روم کو زیر کیا ہوا تھا اور اس کے کئی قیمتی علاقے چھین لیے تھے اور اسے برابر دباتی چلی جاتی تھی۔ قریش بت پرست تھے اور فارس کا بھی قریباً قریباً یہی مذہب تھا۔ اس لیے قریشِ مکہ فارس کی ان فتوحات پر بہت خوش تھے۔ مگر مسلمانوں کی سلطنتِ روم سے ہمدردی تھی کیونکہ رومی سلطنت عیسائی تھی اور عیسائی بوجہ اہلِ کتاب ہونے اور حضرت مسیح ناصریؑ سے نسبت رکھنے کے بت پرست اور مجوسی اقوام کی نسبت مسلمانوں کے بہت قریب تھے۔ ایسے حالات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے علم پاکر پیشگوئی فرمائی کہ اِس وقت روم فارس سے مغلوب ہو رہا ہے مگر چند سال کے عرصے میں وہ فارس پر غالب آجائے گا اور اس دن مومن خوش ہوں گے۔ یہ پیشگوئی سن کر مسلمانوں نے جن میں حضرت ابو بکرؓ کا نام خاص طور پر مذکور ہوا ہے مکہ میں عام اعلان کرنا شروع کیا کہ ہمارے خدا نے یہ بتایا ہے کہ عنقریب روم فارس پر غالب آئے گا۔قریش نے جواب دیا کہ اگر یہ پیشگوئی سچی ہے تو آؤ شرط لگا لو۔ چونکہ اس وقت تک اسلام میں شرط لگانا ممنوع نہیں ہوا تھا۔حضرت ابو بکرؓ نے اسے منظور کرلیا اور رؤسائے قریش اور حضرت ابو بکرؓ کے درمیان چند اونٹوں کی ہار جیت پر شرط قرار پا گئی اور چھ سال کی معیاد مقرر ہوگئی مگر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع پہنچی تو آپؐ نے فرمایا۔ چھ سال کی میعاد مقرر کرنا غلطی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تو میعاد کے متعلق بِضْعِ سِنِیْنَ کے الفاظ فرمائے ہیں جو عربی محاورہ کی رو سے تین سے لے کے نو تک کے لیے بولے جاتے ہیں۔ یہ اس زمانے کی بات ہے جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں ہی مقیم تھے اور ہجرت نہیں ہوئی تھی۔ اس کے بعد مقررہ میعاد کے اندر اندر ہی جنگ نے اچانک پلٹا کھایا اور روم نے فارس کو زیر کر کے تھوڑے عرصہ میں ہی اپنا تمام علاقہ واپس چھین لیا۔ یہ ہجرت کے بعد کی بات ہے۔ (ماخوذ از سیرت خاتم النبیین ﷺ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم۔اے صفحہ 217-216) جس کے بعد پھر رومیوں کی فتح ہو گئی تھی۔

اس بارہ میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ’’آپؐ ابھی مکہ میں ہی تھے کہ عرب میں یہ خبر مشہور ہوئی کہ ایرانیوں نے رومیوں کو شکست دے دی ہے اِس پر مکہ والے بہت خوش ہوئے کہ ہم بھی مشرک ہیں اور ایرانی بھی مشرک۔ ایرانیوں کا رومیوں کو شکست دے دینا ایک نیک شگون ہے اور اس کے معنی یہ ہیں کہ مکہ والے بھی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر غالب آجائیں گے۔‘‘ یہ شگون انہوں نے نکالا ’’ مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا نے بتایا کہ غُلِبَتِ الرُّوْمُ۔ فِیْٓ اَدْنَی الْاَرْضِ وَھُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَیَغْلِبُوْنَ۔فِیْ بِضْعِ سِنِیْنَ۔ رومی حکومت کو شام کے علاقہ میں بے شک شکست ہوئی ہے لیکن اِس شکست کو تم قطعی نہ سمجھو۔مغلوب ہونے کے بعد رومی پھر 9سال کے اندر غالب آجائیں گے۔ اِس پیشگوئی کے شائع ہونے پر مکہ والوں نے بڑے بڑے قہقہے لگائے یہاں تک کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے بعض کفار نے سو سو اونٹ کی شرط باندھی کہ اگر اتنی شکست کھانے کے بعد بھی روم ترقی کر جائے تو ہم تمہیں سو اونٹ دیں گے اور اگر ایسا نہ ہوا تو تم ہمیں سو اونٹ دینا۔ بظاہر اِس پیشگوئی کے پورا ہونے کا امکان دور سے دور تر ہوتا چلا جا رہا تھا۔شام کی شکست کے بعد رومی لشکر متواتر کئی شکستیں کھا کر پیچھے ہٹتا گیا یہاں تک کہ ایرانی فوجیں بحیرہ مارمورا (Marmara Sea)... کے کناروں تک پہنچ گئیں۔ قسطنطنیہ اپنی ایشیائی حکومتوں سے بالکل منقطع ہو گیا اور روم کی زبردست حکومت ایک ریاست بن کر رہ گئی مگر خدا کا کلام پورا ہونا تھا اور پورا ہوا۔ انتہائی مایوسی کی حالت میں روم کے بادشاہ نے اپنے سپاہیوں سمیت آخری حملہ کے لئے قسطنطنیہ سے خروج کیا اور ایشیائی ساحل پر اتر کر ایرانیوں سے ایک فیصلہ کن جنگ کی طرح ڈالی۔ رومی سپاہی باوجود تعداد اور سامان میں کم ہونے کے قرآن کریم کی پیشگوئی کے مطابق ایرانیوں پر غالب آئے۔ ایرانی لشکر ایسا بھاگا کہ ایران کی سرحدوں سے ورے اس کا قدم کہیں بھی نہ ٹھہرا اور پھر دوبارہ رومی حکومت کے افریقی اور ایشیائی مفتوحہ ممالک اس کے قبضہ میں آ گئے۔‘‘

(دیباچہ تفسیر القرآن۔ انوار العلوم جلد 20 صفحہ 445)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ’’جب ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ابوجہل سے شرط لگائی اور قرآن شریف کی وہ پیشگوئی مدار شرط رکھی کہ الٓمّٓ۔ غُلِبَتِ الرُّوْمُ۔ فِیْٓ اَدْنَی الْاَرْضِ وَھُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَیَغْلِبُوْنَ۔فِیْ بِضْعِ سِنِیْنَ۔(الروم:2تا5) اور تین برس کا عرصہ ٹھہرایا تو آپؐ پیشگوئی کی صورت کو دیکھ کر فی الفور دور اندیشی کو کام میں لائے اور شرط کی کسی قدر ترمیم کرنے کے لئے ابو بکر صدیق کو حکم فرمایا اور فرمایا کہ بِضْعِ سِنِیْنَ کا لفظ مجمل ہے اور اکثر نو برس تک اطلاق پاتا ہے۔‘‘

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 310-311)

پھر

## نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قبائل کے سامنے اپنے آپ کو پیش کرنا یعنی اپنا دعویٰ پیش کرنا اور حضرت ابو بکرؓ کا آپ کے ساتھ ساتھ ہونا۔

جب اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کو غالب کرنے اور اپنے نبی کو عزت و اکرام عطا فرمانے اور اپنے وعدے کو

پورا کرنے کا ارادہ کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حج کے ایام میں باہر نکلے اور انصار کے قبائل اوس اور خزرج سے ملاقات کی۔ آپؐ نے حج کے ایام میں اپنے آپ کو پیش کیا جیسا کہ آپؐ ہر سال حج کے ایام میں کیا کرتے تھے۔ چنانچہ ایک روایت میں مذکور ہے۔ حضرت علی بن ابو طالبؓ بیان کرتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ وہ اپنے آپ کو قبائل عرب کے سامنے پیش کریں تو میں اور حضرت ابوبکرؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ منیٰ کی طرف نکلے یہاں تک کہ ہم عربوں کی ایک مجلس کے پاس پہنچے۔ حضرت ابوبکرؓ آگے بڑھے اور آپؓ حسب ونسب میں مہارت رکھتے تھے۔ انہوں نے پوچھا آپ لوگ کس قوم سے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ربیعہ قبیلہ سے۔ حضرت ابوبکرؓ نے پوچھا ربیعہ کی کس شاخ سے؟ انہوں نے کہا ذُہل سے۔ پھر حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ ہم لوگ اوس اور خزرج کی مجلس میں گئے اور یہی وہ لوگ ہیں جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کا نام دیا تھا کیونکہ انہوں نے آپ کو پناہ اور مدد دینا قبول کیا تھا۔ حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ ہم نہیں اٹھے یہاں تک کہ ان لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کر لی۔

(شرح الزرقانی جلد ۲ صفحہ ۷۲ تا ۷۴، ذکر عرض المصطفیٰ نفسہ علی القبائل...... دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۹۹۶ء)

ایک اَور روایت میں ہے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ وہ اپنے آپ کو عرب قبائل کے سامنے پیش کریں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس غرض سے نکلے۔ میں اور حضرت ابوبکرؓ بھی آپؐ کے ہمراہ تھے۔ ہم ایک مجلس میں پہنچے جس میں سکینت اور وقار تھا۔ وہ لوگ بلند مقدرت والے اور ذی وجاہت تھے۔ حضرت ابوبکرؓ نے ان سے پوچھا تم لوگ کس قبیلے سے تعلق رکھتے ہو؟ انہوں نے کہا ہم بنو شَیْبَان بن ثَعْلَبَہ سے ہیں۔ حضرت ابوبکرؓ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف متوجہ ہو کر کہا۔ میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ان کی قوم میں اس سے بڑھ کر کوئی اَور معزز نہیں۔ ان لوگوں میں مفروق بن عمرو، مُثَنّٰی بن حارثہ، ھَانِی بن قَبِیْصَہ اور نُعمان بن شریک تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سامنے یہ آیت پڑھی کہ قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۚ وَلَا تَقْتُلُوْۤا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ؕ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ ۚ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۚ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ (الانعام:152) اس کا ترجمہ یہ ہے کہ تُو کہہ دے۔ آؤ میں پڑھ کر سناؤں جو تمہارے رب نے تم پر حرام کر دیا یعنی یہ کہ کسی چیز کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور لازم کر دیا ہے کہ والدین کے ساتھ احسان سے پیش آؤ اور رزق کی تنگی کے خوف سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرو۔ ہم ہی تمہیں رزق دیتے ہیں اور ان کو بھی اور تم بے حیائیوں کے جو ان میں ظاہر ہوں اور جو اندر چھپی ہوئی ہوں دونوں کے قریب نہ پھٹکو اور کسی ایسی جان کو جسے اللہ نے حرمت بخشی ہو قتل نہ کرو مگر حق کے ساتھ۔ یہی ہے جس کی وہ تمہیں تاکید کرتا ہے تا کہ تم عقل سے کام لو۔

اس پر مفروق نے کہا کہ یہ کلام زمین والوں کا نہیں۔ اگر یہ ان کا کلام ہوتا تو ہم ضرور جان لیتے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ (النحل:91) یعنی یقیناً اللہ عدل کا اور احسان کا اور اقرباء پر کی جانے والی عطا کی طرح عطا کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی اور ناپسندیدہ باتوں اور بغاوت سے منع کرتا ہے۔ وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے تا کہ تم عبرت حاصل کرو۔

یہ کلام سننے کے بعد مفروق نے کہا۔ اے قریشی بھائی! اللہ کی قسم! آپؐ نے اعلیٰ اخلاق اور اچھے کاموں کی طرف بلایا ہے۔ یقیناً ایسی قوم سخت جھوٹی ہے جس نے آپؐ کی تکذیب کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ایک دوسرے کی مدد کی۔ مُثَنّٰی نے کہا ہم نے آپؐ کی بات سنی اے میرے قریشی بھائی! آپؐ نے بہترین گفتگو کی اور جو باتیں آپ نے کہیں انہوں نے مجھے متعجب کیا لیکن ہمارا کسریٰ کے ساتھ ایک معاہدہ ہے کہ نہ ہم کوئی نیا کام کریں گے اور نہ کوئی نیا کام کرنے والے کو پناہ دیں گے اور غالباً جس چیز کی طرف آپؐ ہمیں بلا رہے ہیں یہ ان میں سے ہے جسے بادشاہ بھی ناپسند کرتے ہیں۔ اگر آپؐ چاہتے ہیں کہ عرب کے قرب و جوار کے لوگوں کے مقابلہ میں ہم آپؐ کی مدد کریں اور آپؐ کی حفاظت کریں تو ہم ایسا کریں گے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تمہارے جواب میں کوئی برائی نہیں کیونکہ تم لوگوں نے وضاحت کے ساتھ سچائی کا اظہار کر دیا۔

## اللہ کے دین پر وہی قائم رہ سکتا ہے جس کو اللہ نے ہر طرف سے گھیرے میں لیا ہو۔

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکرؓ کا ہاتھ پکڑا اور اٹھ کر روانہ ہو گئے۔

(معرفۃ الصحابۃ لابی نعیم جزء ۴ صفحہ ۳۰۹-۳۱۰ روایت نمبر ۶۳۸۲، دارالکتب العلمیۃ بیروت ۲۰۰۲ء)

ایک روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ تمہارا کیا خیال ہے اگر تھوڑی سی مدت میں اللہ تعالیٰ تمہیں ان یعنی کسریٰ کی سرزمین اور ملک کا وارث بنا دے اور ان کی خواتین تمہارے قبضہ میں آ جائیں تو کیا تم اللہ کی تسبیح و تقدیس کرو گے؟ یہ سن کر اس نے کہا کہ الٰہی! ہم تیار ہیں یعنی قسم کھائی۔ خدا کی قدرت دیکھیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بات حرف بہ حرف پوری ہوئی اور وہی مثنّٰی جو اس وقت کسریٰ کی طاقت سے اتنا مرعوب تھا کہ اس کی ناراضگی کے ڈر سے اسلام قبول کرنے سے ہچکچا رہا تھا کچھ ہی دیر بعد حضرت ابوبکرؓ کے عہدِ خلافت میں اسی کسریٰ سے مقابلہ کرنے والی اسلامی فوج کے سپہ سالار یہی مثنّٰی بن حارثہ ہی تھے جنہوں نے کسریٰ کی کمر توڑ کے رکھ دی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارتوں کے مصداق بنے۔

(ماخوذ از سیدنا ابوبکر صدیقؓ، شخصیت اور کارنامے، اردو ترجمہ صفحہ 82، 84)

اسی طرح ایک حج کے موقع کی روایت یوں ہے کہ جب قبیلہ بَکْر بن وَائِل حج کے لیے مکہ آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکرؓ سے فرمایا کہ ان لوگوں کے پاس جائیں اور مجھے ان کے سامنے پیش کریں یعنی تبلیغ کریں، آپؐ کا دعویٰ پیش کریں۔ حضرت ابوبکرؓ ان لوگوں کے پاس گئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی خدمت میں پیش کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اسلام کی تبلیغ کی۔

(السیرۃ الحلبیۃ جلد ۲ صفحہ ۷، باب عرض رسول اللہ ﷺ نفسہ علی القبائل...... دارالکتب العلمیۃ بیروت ۲۰۰۲ء)

باقی ان شاء اللہ آئندہ ذکر ہو گا۔

## آج مَیں افغانستان کے احمدیوں کے لیے دعا کے لیے بھی کہنا چاہتا ہوں۔

بہت تکلیف سے گزر رہے ہیں۔ بعض گرفتاریاں بھی ہوئی ہیں۔ عورتیں، بچے بڑے اپنے گھروں میں پریشان ہیں۔ جو مرد باہر ہیں، گرفتار نہیں ہوئے، وہ بھی بے گھر ہوئے ہوئے ہیں کیونکہ خطرہ ہے کہ گرفتاریاں نہ ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے لیے آسانیاں پیدا فرمائے اور ان کو اس مشکل سے نکالے۔

پھر

## پاکستان کے احمدیوں کے لیے بھی دعا کریں

وہاں بھی عمومی طور پر حالات خراب ہی ہوتے ہیں۔ کہیں نہ کہیں کوئی نہ کوئی واقعہ ہو جاتا ہے۔ وہ لوگ احمدیوں کو تکلیفیں دے رہے ہیں۔

اسی طرح

## مجموعی طور پر بھی دعا کریں اللہ تعالیٰ دنیا کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پہچاننے کی توفیق عطا فرمائے اور ہر شر کو ختم کرے اور دنیا اپنے پیدا کرنے والے کی حقیقت کو پہچان لے۔

اس کے بعد میں

## بعض مرحومین کا ذکر

کروں گا۔ جن کا بعد میں جنازہ غائب پڑھاؤں گا۔

پہلا ذکر ہے

## الحاج عبدالرحمٰن عینن (Ennin) صاحب

کا۔ یہ گھانین تھے۔ گھانا کے سابق سیکرٹری امور عامہ اور افسر جلسہ سالانہ تھے۔ اکیاسی (81) سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی ہے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ دونوں والدین ان کے احمدی تھے۔ ان کے والدین نے احمدیت قبول کی تھی۔ اعلیٰ تعلیم انہوں نے مصر سے حاصل کی اور پھر وہاں سے اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے بعد اپنی عملی زندگی کا آغاز کیا اور یہاں گھانا میں آ کر مختلف بڑی کمپنیوں میں مینیجر کی حیثیت سے کام کیا۔ پھر آپ نے نائیجیریا میں بھی کچھ عرصہ کام کیا۔ پھر انہوں نے خود اپنی کمپنی کھول لی جس کے یہ مینیجنگ ڈائریکٹر تھے۔ بڑے نیک، مخلص انسان تھے۔ جماعت کی مثالی خدمت کی توفیق انہیں ملتی رہی۔ ساری زندگی جماعتی مفاد اور کام کو اپنے ذاتی مفاد پر ترجیح دی۔ مختلف عہدوں پر فائز رہ کر خدمت کی توفیق پاتے رہے۔ ہمیشہ امیر جماعت کی اطاعت اور ہر آواز پر لبیک کہنے میں اپنی سعادت سمجھتے تھے۔ اکثر اوقات صبح پہلے وقت میں مشن آ کر امیر صاحب سے ملتے اور معلوم کرتے۔ اگر کوئی جماعتی کام ہو تو پہلے نپٹاتے اور پھر اپنے کام کے لیے جاتے۔ یہ گریٹر اکرا ریجن (Greater Accra Region) کے بڑا لمبا عرصہ صدر رہے ہیں۔ پھر نواسی (89ء) سے لے کر اٹھانوے (98ء) تک مجلس انصار اللہ کے صدر رہے۔ پھر سیکرٹری امور عامہ انہوں نے بڑا لمبا عرصہ کام کیا۔ پھر افسر جلسہ سالانہ کے طور پر ان کو کام کی توفیق ملی اور وفات کے وقت نیشنل ٹرسٹی کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔

ہر کسی کی مدد کے لیے ہر وقت تیار رہتے تھے۔ بہت سخی تھے۔ ہمدردی صرف اپنی فیملی تک محدود نہیں تھی بلکہ آپ کی سخاوت عزیز و اقارب، رشتہ داروں کے علاوہ افراد جماعت اور بلا تفریق مذہب محلے کے افراد تک پھیلی ہوئی تھی۔ جماعت کے وفادار اور خلافت کے جاں نثار سپاہی تھے۔ ہمیشہ جماعتی مفاد کو ہر دوسری چیز پر فوقیت دی اور کبھی کسی مخالفت کی کوئی پروا نہیں کی۔ تہجد گزار تھے۔ بڑی باقاعدگی سے تہجد پڑھنے والے تھے اور سفر حضر میں ہر جگہ اس کی پابندی کرتے تھے۔ موصی تھے اور ان میں چندوں میں بڑی باقاعدگی تھی۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ

پانچ بیٹے اور پانچ بیٹیاں چھوڑی ہیں۔

گھانا کے مربی حافظ مبشر احمد لکھتے ہیں کہ ان میں بہت فراست تھی۔ بڑی مختصر اور منطقی بات کرتے تھے اور فوراً معاملے کی تہ تک پہنچ جاتے تھے۔ بورڈ کی میٹنگ کے دوران ایک دفعہ کہتے ہیں ہر کوئی اپنی رائے دے رہا تھا۔ ایک معاملہ تھا جس کو طول دیا جا رہا تھا۔ آپ خاموشی سے سنتے رہے۔ جب ان کی باری آئی تو انہوں نے کہا کہ اس بارے میں خلیفہ وقت کی طرف سے ایک فیصلہ آ گیا ہے اس لیے ہمیں بحث کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ جب خلیفہ وقت کی طرف سے فیصلہ آ جائے تو پھر کوئی رائے نہیں دینی چاہیے بلکہ ہمیں اس پر من وعن عمل کرنا چاہیے۔ اس قسم کے مخلصین اللہ تعالیٰ نے دور دراز علاقوں میں بھی عطا فرمائے ہوئے ہیں۔

پھر اگلا ذکر ہے

## اذیاب علی محمد اَلْجَبَالی صاحب

کا جو گذشتہ دنوں فوت ہوئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ یہ اردن کی جماعت کے تھے۔ صدر صاحب اردن جماعت لکھتے ہیں کہ انہوں نے 2010ء میں بیعت کی تھی۔ اپنے علاقے میں اکیلے احمدی تھے اور یہاں کے رسم و رواج کے مطابق کیونکہ خاوند کے ساتھ اس کی اہلیہ بھی اسی دین پہ آ جاتی ہیں اس لیے وہ بھی احمدی ہو گئیں۔ کہتے ہیں کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور احمدیت اور خلافت پر مرحوم کا ایمان پہاڑوں کی طرح مضبوط تھا۔ قبولِ احمدیت کی وجہ سے خاندان اور دیگر مخالفین کی مخالفت کے باوجود مرحوم استقامت کا ایک نمونہ تھے۔ احمدیت اور خلافت کے لیے بڑی غیرت رکھتے تھے اور بڑی قوت سے دفاع کرتے تھے۔ مرحوم کو علم سیکھنے اور تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ بسا اوقات رات گئے فون کر کے مسائل کے بارے میں پوچھتے تھے۔ اس طرح ان کے گھر پر مخالفین اور رشتہ داروں کے ساتھ کئی تبلیغی نشستیں منعقد ہوئیں۔ مرحوم شوگر کے مریض تھے اور بڑی زیادہ تکلیف میں تھے اور اس وجہ سے اصل میں تو یہ بیماری ہی جان لیوا تھی۔ ان کے بعض رشتہ دار انہیں اس بیماری میں کہتے تھے کہ تمہارا یہ حال احمدیت کی وجہ سے ہوا ہے۔ تم احمدیت چھوڑ دو تو ہم قیامت کے روز تمہارے حق میں گواہی دیں گے۔ اس پر یہ بڑے جوش سے دعا کرتے ہوئے کہتے کہ اے خدا! مجھے احمدی مسلمان ہونے کی حالت میں ہی وفات دینا۔

اگلا ذکر ہے

## مکرم دین محمد شاہد صاحب

کا جو ریٹائرڈ مربی تھے آج کل کینیڈا میں تھے۔ بانوے (92) سال کی عمر میں ان کی گذشتہ دنوں وفات ہوئی ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ان کے خاندان میں احمدیت ان کے والد صاحب کے ذریعہ آئی جنہوں نے 1938ء میں بیعت کی توفیق پائی۔ 1940ء میں ان کے والد ان کو اپنے ہمراہ جلسہ قادیان میں لے کے گئے جہاں آپ کے والد صاحب نے قادیان کے تعلیمی ماحول اور دینی ماحول سے متاثر ہو کر اور ان کا بھی پڑھنے لکھنے کا جو شوق تھا اس کو دیکھتے ہوئے قادیان میں ہی ان کو گیارہ سال کی عمر میں حضرت میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیر نگرانی چھوڑا اور پھر وہیں انہوں نے تعلیم حاصل کی۔ 1953ء میں انہوں نے جامعہ احمدیہ سے شاہد کی ڈگری حاصل کی۔ پاکستان کے مختلف شہروں میں مربی کے طور پر کام کیا۔ تین چار سال جزائر فجی میں بطور مشنری انچارج خدمت کی توفیق پائی۔ ربوہ میں لمبا عرصہ بطور پریس سیکرٹری بھی خدمت کی توفیق ملی۔ انہوں نے چار کتب تصنیف کرنے کے علاوہ متعدد علمی مضامین لکھنے کی توفیق پائی۔ تبلیغ کا انہیں بڑا جنون تھا۔ نت نئے طریقے اختیار کرتے رہتے تھے۔ اللہ کے فضل سے موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے اور تین بیٹیاں شامل ہیں۔

اگلا ذکر ہے

## مکرم میاں رفیق احمد صاحب

کا جو کارکن دفتر جلسہ سالانہ تھے ستاسی (87) سال کی عمر میں گذشتہ دنوں ان کی وفات ہوئی ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ان کے والد کا نام میاں بشیر احمد صاحب مرحوم تھا۔ قیام پاکستان سے پہلے ہی وہ قادیان سے ہجرت کر کے کوئٹہ آ گئے تھے جہاں ان کے والد کو بطور امیر جماعت کوئٹہ خدمت کی توفیق ملی۔ میاں رفیق صاحب کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ ان کے دادا حضرت ڈاکٹر عبداللہ صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے ہوا۔ 1960ء میں میاں رفیق صاحب نے انجنیئر نگ کالج لاہور سے کیمیکل انجنیئر نگ میں بی ایس سی کیا۔ اس کے بعد پھر یہ مختلف محکموں میں کام کرتے رہے۔ پھر تنزانیہ چلے گئے۔ تقریباً دس سال کا عرصہ تنزانیہ میں گزارا۔ پھر کچھ عرصہ وہاں کسی کمپنی میں کام کے علاوہ پڑھاتے بھی رہے۔ تنزانیہ میں بھی انہیں سیکرٹری مال کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ 1986ء میں انہوں نے وقفِ عارضی کے طور پر جلسہ سالانہ کے دفتر میں خدمات بجا لانا شروع کیں اور پھر 1987ء میں باقاعدہ دفتر جلسہ سالانہ میں کارکن کی حیثیت سے کام شروع کیا۔ پھر 1989ء میں (eighty nine) میں زندگی وقف کر کے دفتر جلسہ سالانہ ربوہ کے ٹیکنیکل شعبہ میں بطور ناظم ٹیکنیکل امور خدمات بجا لانا شروع کیں اور تادمِ آخر اسی خدمت پر مامور رہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے ان کا رشتہ کروایا تھا اور مولانا ابوالعطاء صاحب نے ان کا نکاح پڑھایا تھا۔ ان کو اللہ تعالیٰ نے تین بیٹوں اور ایک بیٹی سے نوازا۔

ان کے بیٹے کہتے ہیں اگر سلسلہ کے بارے میں کبھی کسی جگہ کوئی غلط بات کی جاتی تو فوراً روک دیتے اور منع کرتے۔ خلافت سے آپ کو بے حد پیار تھا۔ ایک دفعہ گھر کے کسی فرد نے یا گھر میں مہمانوں نے ذکر کیا کہ آپ کو جماعت کی طرف سے جو کوارٹر ملا ہے بہت چھوٹا ہے۔ اگر آپ کہیں تو آپ کو بڑا مل سکتا ہے۔ انہوں نے کہا مجھے اگر جماعت ٹینٹ میں بھی رکھے گی تو مَیں رہنے کو تیار ہوں۔ میں کوئی مطالبہ نہیں کروں گا۔ پھر ان کے بیٹے نے لکھا کہ والد صاحب کی وفات کے بعد ان کی یہ خوبی ہمارے علم میں آئی کہ بعض غریبوں کی پوشیدہ طور پر مدد کیا کرتے تھے۔ ان کے چھوٹے بیٹے کہتے ہیں کہ تہجد گزار تھے۔ قرآن کریم سے محبت رکھنے والے تھے۔ نرم دل، پیار بھرا لہجہ، ایماندار، سچائی اور بے شمار اعلیٰ خصوصیات کے حامل تھے۔ والد صاحب میں خلیفۂ وقت کی اطاعت اور خلافت سے وفا اور وقف نبھانے کا غیر معمولی جذبہ پایا جاتا تھا۔

**یہ مَیں نے بھی ان میں دیکھا ہے کہ انتہائی شریف النفس انسان، بڑی عاجزی سے ہر کام کرنے والے اور وفا کے ساتھ اپنا بیعت کا حق ادا کرنے والے تھے۔**

اسی طرح ان کی یہ کوشش ہوتی تھی کہ جماعت کا پیسہ کس طرح بچایا جائے اور کس طرح کم سے کم خرچ میں زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھایا جائے۔ انہوں نے بعض روٹی پکانے کی مشینیں بھی ڈیزائن کیں اور ان کے لیے ربوہ میں کافی کام کیا ہے۔ پھر یہ لکھتے ہیں کہ تکلیف یا پریشانی کے وقت میں نے ہمیشہ ان میں صبر اور حوصلہ دیکھا ہے۔ اکثر دفعہ پریشانی یا تکلیف کے وقت قرآن کریم پڑھتے دیکھا۔ بیماری کے وقت اور وفات سے قبل بھی انہوں نے ذرا بھی تکلیف کا احساس نہیں ہونے دیا۔ ہر کام بڑی ایمانداری اور جذبے سے کرتے تھے۔ پہلے بھی ذکر ہو چکا ہے۔

اگلا ذکر

## مکرمہ قانتہ ظفر صاحبہ

کا ہے جو مکرم احسان اللہ ظفر صاحب سابق امیر جماعت امریکہ کی اہلیہ تھیں۔ گذشتہ دنوں کار کے حادثے میں ان کی وفات ہوگئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ 1941ء کی ان کی پیدائش تھی۔ چودھری اعظم علی صاحب ریٹائرڈ سیشن جج ان کے والد تھے۔ ان کے نانا چودھری فقیر محمد صاحب تھے جن کو پارٹیشن کے فوراً بعد بطور ناظر امورِ عامہ خدمت کی توفیق ملی۔ بہت خوبیوں کی مالک اور خوش مزاج خاتون تھیں۔ خلافت سے ہمیشہ وفا کا تعلق رکھا اور اس کا انہوں نے بہت اظہار بھی کیا۔ مرحومہ کو قرآن مجید سے بہت عشق تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بہت عقیدت تھی۔ اپنے بچوں میں بھی یہی عشق اور عقیدت پیدا کرنے کی کوشش کی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ دو بیٹیاں بھی شامل ہیں۔ ان کا ایک جوان بیٹا بھی تھا جو ایکسیڈنٹ میں کئی سال ہوگئے فوت ہو گیا اور بڑے صبر سے انہوں نے یہ صدمہ برداشت کیا۔

انعام الحق کوثر صاحب آسٹریلیا کے مربی لکھتے ہیں کہ جب یہ امریکہ میں تھے تو کہتے ہیں قرآن کریم کی کلاسیں لگتی تھیں۔ ان میں باقاعدگی سے شامل ہوتی تھیں اور بڑی دور کا فاصلہ طے کر کے آیا کرتی تھیں۔ یہ پی ایچ ڈی ڈاکٹر تھیں مگر طبیعت انتہائی سادہ تھی۔ کسی قسم کا کوئی فخر یا دکھاوا کا پہلو نہیں تھا۔ غریبوں اور حاجت مندوں کا بہت خیال رکھا کرتی تھیں۔ مبلغین سے ایک مہربان ماں جیسا سلوک تھا اور بہت عزت اور احترام سے پیش آتیں اور بڑی عاجزی سے سارے کام کرتیں۔ لجنہ کو اکثر کہا کرتی تھیں کہ جوتے رکھنے کی جو جگہ ہے وہاں جوتے رکھو اور اگر کوئی نہیں رکھتا تھا تو خود اٹھا کر یہ کام بھی کر لیا کرتی تھیں۔ اس کے علاوہ بھی مسجد کی صفائی وغیرہ کا کام بڑی عاجزی سے کیا کرتی تھیں۔ کہتے ہیں کہ تکبر یا دکھاوا بالکل نہیں تھا۔ بہت سادہ لباس پہنتیں۔ بہت عمدہ طریق سے پیش آتیں۔ کسی سے کوئی ناراضگی نہیں تھی۔ ہر ایک سے بہت عمدہ طریق سے پیش آتی تھیں۔ خلافت کی طرف سے ہونے والی ہر تحریک پر لبیک کہتی تھیں۔

اللہ تعالیٰ ان تمام مرحومین سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔ درجات بلند کرے۔ ان کی نسلوں کو بھی ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ترتیب و پروف: درثمین احمد آصف۔ جرمنی

# سال نو کے آغاز پر دنیا بھر سے موصول ہونے والی رپورٹس

قسط اوّل

## مسجد بیت الرحمان ویلنسیا۔سپین میں سال نو 2022ء کا آغاز اور نوافل

**مکرم کلیم احمد نمائندہ الفضل آن لائن ویلنسیا۔سپین تحریر کرتے ہیں:**

دنیا میں مختلف طریقوں سے نئے سال کی آمد کو منایا جاتا ہے کہیں لوگ آتش بازی رقص وسرور کی محافل کے ساتھ نئے سال میں داخل ہوتے ہیں اور کہیں انگور کھاکر شور شرابے کے ساتھ نئے سال کا استقبال کیا جاتا ہے۔ لیکن دنیا میں ایک جماعت ایسی ہے جو اپنے محبوب قائد و امام کی ہدایت کی روشنی میں مناتے ہیں۔ ہر مرد وزن، چھوٹے بڑے علی الصبح اٹھ کر خدائے واحد کی عبادت کے لیے مسجد کا رخ کرتے ہیں اور خدا کے حضور سجدہ ریز ہو جاتے ہیں۔ اور اس طرح دعاؤں کے ساتھ خدا کے حضور سجدہ ریز ہوتے ہوئے نئے سال میں داخل ہوتے ہیں۔ یہ منظر کتنا جداگانہ منفرد اور دلفریب ہے کہ دنیا کے برعکس لہو و لہب سے منہ موڑ کر یہ عباد الرحمان اپنے رب کے حضور نہ صرف اپنے لیے کناں ہوتے ہیں بلکہ سب دنیا کے لیے خیر وعافیت وسلامتی کی خدا سے بھیک مانگ رہے ہوتے ہیں۔حضور انور ایدہ اللہ کے ارشاد کے مطابق یکم جنوری 2022ء کو صبح مسجد بیت الرحمان ویلنسیا میں نماز تہجد کا اہتمام کیا گیا۔ پچھلے سال وبائی مرض کی وجہ سے مسجد میں نماز تہجد نہ ہوسکی تھی۔ اس سال مسجد میں نماز پڑھنے کا موقع ملا۔ الحمد للہ۔ نماز تہجد 6 بجے سے 7 بجے ہوئی۔ اس کے بعد نماز فجر پڑھی گئی اور نماز کے بعد درس ہوا جس میں حضوانور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات پڑھ کر سنائے گئے جس میں بتایا گیا تھا کہ ایک مومن کو کسی طرح سال گزارنا چاہیے اور ہمیشہ اپنی اصلاح کی فکر کرنی چاہئے۔ تہجد اور نماز میں 33 خدام اور انصار شامل ہوئے۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد گاؤں میں ایک گھنٹہ تک وقار عمل کیا گیا۔ گاؤں کی گلیاں اور پارک کی صفائی کی گئی۔ وقار عمل کے بعد ناشتہ کیا گیا اور پھر خدام نے مل کر گیم میں حصہ لیا۔

## جزائر فجی میں سال نو 2022ء کا آغاز اور نوافل

**مکرم طارق احمد رشید۔مربی سلسلہ جزائر فجی تحریر کرتے ہیں:**

الحمدُ للہ ثم الحمدُ للہ ! کہ جزائر فجی کی جماعتوں نے امسال بھی اپنے پیارے امام کی خواہش اور آواز پر لبیک کہتے ہوئے حسب ارشاد سال نو 2022ء کا آغاز نوافل اور نماز تہجد باجماعت سے کیا۔ گو کہ فجی کے بعض جزائر میں کرونا کی تیسری لہر بڑی تیزی سے پھیلنے سے ملک میں حکومت کی طرف سے صبح 4 بجے تک کرفیو ہوتا ہے۔ اس لئے مساجد میں تو باجماعت نماز تہجد کا انعقاد نہیں ہو سکا لیکن خدا کے فضل سے انفرادی طور پر بھی اور بعض گھروں میں باجماعت نماز تہجد بھی ادا کی گئی۔ خدا کے فضل سے احباب جماعت فجی کا خلافت سے محبت اور اخلاص کا یہی جذبہ ہمیں حضور پرنور کے جلسہ قادیان کے اختتامی خطاب کو سننے کے حوالے سے بھی نظر آیا۔جس کے لئے نہ صرف اس پروگرام کو نظام کے تحت جماعتوں میں سرکولیٹ کیا گیا تھا بلکہ رات 10 بجے سے پروگرام کے براہ راست آغاز تک ایک دوسرے کو یاددہانی کے میسجز اور کالز بھی کئے گئے، جس کے بعد احباب جماعت نے خلافت سے محبت اور عشق کا اظہار کرتے ہوئے حضور پرنور کے ساتھ دعا میں شرکت کی توفیق پائی۔ اور یوں فجی میں خدا کے فضل سے خطبات جمعہ کے ساتھ ساتھ قادیان جلسہ اور سال نو کے حوالے سے حضور انور کی نصائح اور دعاؤں کی طرف توجہ دلانے کے مخصوص الفاظ اور وڈیوز کو بھی الیکٹرونک میڈیا کے ذریعہ ایک دوسرے تک پہنچایا جاتا رہا، خدا کرے کہ ہم ان نصائح کو اپنی زندگیوں میں بھی عملی رنگ دینے والے ہوں۔ آمین۔

## آغاز سال نو 2022ء جماعت احمدیہ مسلم ملائشیا

**مکرم فواد احمد ناصر۔نمائندہ روزنامہ الفضل آن لائن ملائشیا لکھتے ہیں:**

امسال خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اور پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد اور جماعتی روایات کے مطابق جماعت احمدیہ مسلم ملائشیا کو سال 2022ء کے آغاز میں تمام جماعتوں میں نماز تہجد باجماعت، نماز فجر باجماعت تمام مشن ہاؤس، نماز سنٹرز اور انفرادی طور پر گھروں میں بھی ادا کرنے کی توفیق ملی ہے، نماز تہجد کے بعد نماز فجر باجماعت اور نیشنل شعبہ تربیت کے زیر اہتمام تمام جماعتوں میں مرکزی مشن ہاؤس سے درس آن لائن شعبہ تربیت نیشنل کے یوٹیوب چینل پر مکرم مشینری انچارج صاحب نے ارشاد فرمایا۔ تمام مشن ہاؤسز میں اور نماز سنٹرز اور گھروں میں احباب کو لائیو سننے کی توفیق ملی۔

اسی طرح مکرم نیشنل امیر صاحب ملائشیا کا سال نو کے آغاز کے لیے خصوصی پیغام بھی لائیو نشر کیا گیا، جس سے تمام احباب جماعت نے بھرپور استفادہ کیا۔ اللہ تعالی آئندہ بھی ہمیں ہمیشہ خلیفہ وقت کے تمام ارشادات پر عمل کرنے کی کماحقہ توفیق عطا فرماتا رہے۔ آمین

## آغاز سال نو 2022ء جماعت احمدیہ گیمبیا

**مکرم سعید الحسن۔گیمبیا تحریر کرتے ہیں:**

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت اور امام وقت کی مثال دل اور دھڑکن کی سی ہے۔ جب بھی امام وقت کچھ ارشاد فرمائیں جماعت فوراً ہی دیدہ و دل بچھا دیتی ہے۔ نئے سال کی آمد کے موقع پر 31 دسمبر 2021ء کو حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمایا کہ نئے سال کا آغاز نماز تہجد سے ہو۔ ہر احمدی تہجد پڑھے اور اسے روز پڑھنا لازمی کر لیں۔ دعاؤں میں دن گزاریں۔ اللہ کے فضل وکرم سے گیمبیا میں پوری شان سے حضور انور کی ہدایات پر عمل کا پروگرام بنایا گیا۔ چنانچہ مندرجہ ذیل پروگرام تشکیل دیئے گئے اور ان پر عمل بھی کیا گیا۔

سارے ملک میں احمدی تہجد باجماعت پڑھیں گے جو مساجد اور سنٹرز میں آ سکیں آجائیں اور جو دور ہیں فیملی ممبرز کو اکٹھا کر کے تہجد باجماعت کا اہتمام کریں۔

نفلی روزے کا اہتمام کیا جائے۔ ہر احمدی مرد وزن روزہ رکھے۔

سارے ملک کے ریجنل ہیڈ کوارٹرز میں بکروں کی قربانیاں کی جائیں اور تمام ممبران جماعت اپنی اپنی حیثیت کے مطابق صدقہ دیں۔ چاہے بکروں کی قربانی ہو یا اس سے کم۔

حضور ایدہ اللہ کی خدمت اقدس میں دعائیہ خطوط لکھے جائیں۔

ہر فرد اپنا وقت دعاؤں میں گزارے۔

اللہ کے فضل سے ان تمام پروگرامز پر جماعت نے پوری طرح عمل کیا اور ثابت کیا کہ امام وقت اور جماعت ایک چیز کے دو نام ہیں۔

## جماعت احمدیہ کینیا میں سالِ نو کا آغاز

**مکرم احمد عدنان ہاشمی نمائندہ الفضل آن لائن کینیا۔مشرقی افریقہ تحریر کرتے ہیں:**

اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی رہنمائی کے ماتحت جماعتِ احمدیہ کینیا کو ناکورو، ممباسہ نیز ویسٹرن اے ریجنز کی 18 جماعتوں میں نمازِ تہجد، نمازِ فجر، دروس القرآن، وقارِ عمل اور دیگر دوسری تربیتی و تبلیغی خدمات سرانجام دینے کی توفیق ملی، جن میں کل 351 احبابِ جماعت اور 46 مہمانان نے شرکت کی توفیق پائی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

یکم جنوری، 2022ء کا آغاز ان جماعتوں میں بفضل للہ تعالیٰ نمازِ تہجد، نمازِ فجر، درس القرآن، نیز وقارِ عمل سے ہوا۔ وقارِ عمل کے لئے احباب وخواتین نے Covid-19 کی موجودہ صورتِ حال کی وجہ سے مساجد کے کمپاؤنڈز میں وقارِ عمل کرنے کی توفیق پائی۔ مساجد اور ان کے ارد گرد کے احاطوں میں وقارِ عمل کیے گئے۔ اسکے علاوہ ویسٹرن ریجن اے میں گذشتہ سال کے آخری عشرہ کی تعطیلات میں تربیتی کلاسز کا اہتمام کیا گیا تھا۔ ان کلاسز کے اختتام پہ ان مندرجہ بالا خدمات کے بعد

ایک تربیتی پروگرام تمام معلم سنٹرز میں ترتیب دیا گیا جس میں ’’خلافتِ احمدیہ کی نعمت اور نئے سال کے روحانی عزائم‘‘ کے عنوان سے تربیتی جلسہ جات منعقد کیے گئے۔ ان جلسہ جات میں خلافتِ احمدیہ حقہ کی اہمیت، برکات اور فضائل کے حوالے سے تقاریر ہوئیں اور نئے سال کے لئے حضورِ انور خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں نئے سال کے نیک عزائم نیز دعاؤں کی تحریک کی گئی۔ ان جلسہ جات کے آخر پہ نمایاں پوزیشنز حاصل کرنے والے بچوں اور بچیوں میں انعامات تقسیم کیے گئے۔ اسی طرح 3 معلمین سنٹرز میں غیر احمدی وغیر مسلم مہمانان کو بھی مدعو کیا گیا تھا جنہیں تبلیغ کی توفیق ملی۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان پروگرامز کے دور رس نتائج نکالے اور احبابِ جماعت کے علم وعمل کی قوت کو بڑھائے نیز سلسلہ احمدیہ اور خلافتِ حقہ سے سچا اخلاص و وفا کا تعلق بنا دے۔ آمین ثم آمین۔

## آغاز سال نو 2022ء واہتمام نماز تہجد و دعائیہ تحریکات ۔آئیوری کوسٹ

مکرم عبدالنور۔ نمائندہ الفضل آن لائن آئیوری کوسٹ تحریر کرتے ہیں :

پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ مورخہ 31 دسمبر 2021ء میں احباب جماعت کو سال نو 2022ء کے موقع پر جہاں خصوصی طور پر نماز تہجد باجماعت یا انفرادی کے التزام کی ہدایت فرمائی تو وہیں تمام احباب جماعت کو دعائیہ تحریک بھی فرمائی۔ چنانچہ جماعت آئیوری کوسٹ، مغربی افریقہ کو پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اس ہدایت پر عمل کرتے ہوئے ان امور کی بجا آوری کی سعادت نصیب ہوئی۔ آئیوری کوسٹ کے تقریباً تمام ریجنز میں یکم جنوری کی صبح باجماعت نماز تہجد کا اہتمام کیا گیا۔ نہ صرف مبلغین کرام بلکہ کئی ایک مقامات پر لوکل معلمین کرام نے بھی باقاعدہ طور پر نماز تہجد کا اہتمام کروایا جس میں مقامی احباب کرام نے شرکت کی اور سال نو کا آغاز نماز تہجد کے ذریعے کرنے کی سعادت پائی۔ جن مقامات پر باجماعت تہجد کا اہتمام نہ کروایا جا سکا وہاں پر بھی احباب کرام نے انفرادی طور پر اپنے اپنے گھروں میں تہجد کا اہتمام کیا۔ نماز کے بعد کئی ایک مقامات پر درس کا ہدایت کے مطابق احباب جماعت کو دعائیہ تحریک پر عمل کرتے ہوئے ان درود شریف، استغفار و دیگر دو دعائیں کو دہرانے کا بھی اہتمام کیا گیا نیز احباب جماعت کو اپنی روزمرہ کے امور نے ان دعاؤں کو بطور عادت پڑھنے کی نصیحت کی گئی۔ بعد از نماز فجر کئی مقامات پر احباب جماعت کے لئے ناشتہ کا اہتمام کیا گیا جب کہ بعض مقامات پر مسجد و دیگر مقامات کی بذریعہ وقار عمل صفائی کا اہتمام کیا گیا۔ ساتھ ہی ساتھ پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعائیہ تحریکات نیز تحریری و آڈیو خطبہ جمعہ 31 دسمبر بذریعہ سوشل میڈیا مثلاً واٹس ایپ ان علاقوں کے احباب جماعت تک پہنچانے کا اہتمام بھی کیا گیا جہاں فی الوقت خطبہ جمعہ سننے کے لئے ایم ٹی اے کی باقاعدہ سہولت میسر نہیں۔ کئی ایک مقامات پر مبلغین کرام نے 31 دسمبر کا خطبہ جمعہ میں پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی گزشتہ ہدایات کے مطابق احباب جماعت کو نیا سال منانے کے طریق کار سے آگاہ کیا۔ احباب جماعت نے نئے سال کے آغاز پر انفاق فی سبیل اللہ کر کے بھی جماعتی روایات کو قائم کیا تو وہیں کئی مقامات پر مبلغین کرام نے انفرادی طور پر احباب جماعت سے ملاقات کر کے نئے سال کی مبارک باد کے ساتھ ساتھ پیارے آقا کا پیغام بھی انہیں پہنچایا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ احباب جماعت آئیوری کوسٹ کو خلیفہ وقت کی ہدایات مطابق نہ صرف پہلے روز بلکہ مستقلاً نماز تہجد کو اپنی زندگی کا حصہ بنانے والے ہوں نیز ساتھ ہی ساتھ دعائیہ تحریک کے مطابق شب و روز ان دعاؤں کو اپنی زندگی کا حصہ بنانے والے ہوں۔ آمین ثم آمین

## آغازسال نو 2022ء جماعت احمدیہ کونگو برازیل

مکرم سعید احمد مبلغ سلسلہ ونمائندہ الفضل آن لائن کونگو برازیل تحریر کرتے ہیں :

بفضلِ اللہ تعالیٰ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد مبارک کی روشنی میں ہماری چند ایک جماعتوں کے علاوہ پورے ملک میں نماز تہجد باجماعت ادا کی گئی۔ نماز فجر کے بعد قرآن کریم کا درس دیا گیا۔ اور پھر مسجد میں موجود تمام احباب نے تلاوت قرآن کریم کی۔ بعد ازاں ہر ایک نے اپنی استطاعت کے مطابق صدقہ ادا کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خطبہ جمعہ میں بیان فرمودہ دعائیں لکھ کر وٹس ایپ میں شیئر کیں اور تمام احباب کو انکو بار بار پڑھنے کی تلقین کی۔ اکثر احباب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں دعائیہ خطوط لکھنے کی توفیق پائی۔ مکرم سعید احمد نیشنل صدر و مشنری انچارج کو نیشنل ٹی وی کونگو کے ایک لائیو پروگرام میں نئے سال کے منانے کے حوالے سے اپنا موقف بیان کرنے کی توفیق ملی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو صحت والی فعال لمبی زندگی عطا فرمائے۔ ہر دن چڑھے مبارک ہر شب بخیر گزرے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ یہ نیا سال جماعت احمدیہ کے لئے نئی فتوحات کے دروازے کھولنے والا ثابت ہو۔ آمین

## آغازسال نو 2022ء جماعت احمدیہ جاپان

مکرم انیس رئیس۔ جاپان سے تحریر کرتے ہیں :

یُوں تو ہر سال جماعت احمدیہ جاپان نئے سال کا آغاز نمازِ تہجد اور دعاؤں سے کرتی ہے، لیکن سال 2021ء کا اختتام غیر معمولی طور پر خیر وبرکت کا باعث تھا۔ 31 دسمبر 2021ء جمعۃ المبارک کا دن تھا اور جاپان میں نئے سال کی تعطیلات کی وجہ سے احباب وخواتین اور بچوں کی حاضری غیر معمولی تھی۔ مسجد بیت الاحد جاپان میں احمدی احباب وخواتین کے علاوہ بعض غیر از جماعت مسلمان احباب بھی نماز جمعہ میں شریک ہوئے۔ نماز جمعہ کے بعد ایک احمدی دوست مرزا حامد بیگ صاحب نے تمام احباب جماعت کی ضیافت کا اہتمام کیا۔

جماعت احمدیہ جاپان کے شعبہ تربیت کی طرف سے پروگرام تھا کہ دونوں جماعتوں میں سالِ نو کا آغاز نماز تہجد سے کیا جائے گا، لیکن حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کے دعاؤں اور تہجد کی تازہ تحریک احباب جماعت تک پہنچانے کا انتظام کیا گیا اور احباب سے درخواست کی گئی کہ حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے نماز تہجد اور دعاؤں سے نئے سال میں داخل ہوں۔ مسجد بیت الاحد جاپان سے دور اور مسافت پر بسنے والے احباب نے مسجد میں ہی رات قیام کرتے ہوئے نماز تہجد میں شمولیت کی توفیق پائی۔ مسجد بیت الاحد میں ادا کی جانے والی اجتماعی نماز تہجد کی خاص بات یہ تھی کہ اس میں جماعت احمدیہ ناگویا کے سب سے کم عمر بچے سید آفان احمد (بعمر تین ماہ) سے لے کر سب سے معمر احمدی محترمہ بلقیس بیگم سمیت کثیر تعداد میں شرکت کی۔

ٹوکیو میں نماز تہجد مکرم حزقیل احمد مربی سلسلہ نے پڑھائی جبکہ مسجد بیت الاحد جاپان میں مکرم حافظ محمد امجد عارف نے نماز تہجد پڑھائی۔ نماز فجر کی ادائیگی کے بعد خاکسار نے احباب جماعت کی خدمت میں نئے سال کی مبارک باد پیش کرتے ہوئے خطبہ جمعہ میں تحریک فرمودہ دعاؤں کو دوبارہ دہرایا تا کہ احباب جماعت کو یہ دعائیں ذہن نشین ہوسکیں۔ نماز فجر کے بعد مکرم مظفر احمد قادیانی سیکرٹری ضیافت جماعت احمدیہ جاپان کی طرف سے احباب جماعت کی خدمت میں ناشتہ پیش کیا گیا۔ جاپان میں نیا سال دنیا بھر سے منفرد انداز سے اور روایتی طریق سے منایا جاتا ہے۔ جاپانی قوم کی اکثریت رات بارہ بجے شنتومت کے معابد میں دعا کے ساتھ نئے سال کو خوش آمدید کہتی ہے۔ اسی طرح نئے سال کے موقع پر مبارک بادی کارڈز بھیجنا صدیوں سے جاپانی تہذیب و ثقافت کا حصہ ہے۔ ان مبارک بادی کارڈز کے ذریعہ سے عزیز و اقارب اور جن لوگوں سے آئندہ سال تعلق رکھنا مقصود ہو انہیں دعائیں دی جاتی ہیں اور نئے سال میں بھی دوستی اور

تعلق کا عزم نو باندھا جاتا ہے۔جماعت احمدیہ جاپان کی طرف سے بھی ہر سال جاپانی شہنشاہ سمیت ، وزیر اعظم جاپان، گورنرز، مئیرز اور کثیر تعداد میں ان احباب کو مبارک بادی کارڈز بھجوائے جاتے ہیں جنہیں جماعت کا تعارف کروانا مقصود ہو۔امسال بھی جماعت احمدیہ جاپان کی طرف سے پانچ سو کارڈز بذریعہ پوسٹ ارسال کئے گئے جبکہ مجلس خدام الاحمدیہ جاپان کے ممبران نے مسجد بیت الاحد کے نواح میں واقع ایک سو گھرانوں کو مبارک بادی کارڈز دیتے ہوئے جماعت کا تعارف کروایا گیا اور ان کے تعاون پر جماعت کی طرف سے اظہار تشکر کیا گیا۔

## گنی کناکری میں احمدیہ مسلم جماعت کی نئے سال 2022ءکی ابتداء

مکرم طاہر محمود عابدؔ۔نمائندہ الفضل آن لائن گنی کناکری لکھتے ہیں:

خدا تعالیٰ کے فضل اور اس کے خاص رحم کے ساتھ کرّہ ارض پر اس وقت صرف ایک جماعت ہے جو ایک امام کی متبع ہے اور اس کی آواز پر اپنا تن من دھن سب کچھ نثار کرنے کیلئے تیار رہتی ہے۔2021ء کا سال اس لحاظ سے بابرکت رہا کہ سال کا آخری دن جمعۃ المبارک کا دن تھا اس دن کی برکت سے چار اکناف عالم نے حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ براہ راست ایم ٹی اے کی برکت سے سنا اور ہمیشہ کی طرح اللہ تعالیٰ کے اس نمائندہ خاص نے جماعت احمدیہ کو خصوصاً اور عالم اسلام کو عموماً نئے سال میں داخل ہونے اور نئے سال کی برکات حاصل کرنے کا طریقہ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں بیان فرمایا اور خصوصی دعاؤں کے پڑھنے کی تلقین فرمائی جن میں آنحضرت ﷺ کی ذات بابرکات پر درود بھیجنے کے علاوہ دو قرآنی دعائیں بکثرت پڑھنے کی تلقین فرمائی اور فرمایا کی نئے سال کی ابتداء نماز تہجد باجماعت یا انفرادی طور پر ادا کی جائے اور دن کی ابتداء صدقہ وخیرات سے کی جائے۔

الحمد للہ !تمام عالم احمدیت کی طرح گنی کی جماعت ہائے احمدیہ نے پیارے کی کی آواز پر لبّیک کہتے ہوئے نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد نئے سال میں حضور اقدس ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق درود کا ورد شروع کر دیا اور فوری طور پر ایک سرکلر تیار کر کے جماعتوں میں بھجوا دیا گیا جن میں وہ دعائیں جن کے پڑھنے کا حضور انور نے ارشاد فرمایا تھا لکھ دی گئیں اور اسی طرح نماز تہجد کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ دلائی گئی۔

الحمد للہ ! ملک کے چار ریجنز کی 20 جماعتوں سے آنے والی رپورٹس کے مطابق جہاں ممکن تھا مساجد میں نماز تہجد ادا کی گئی اور 85 فی صد احباب جماعت نے گھروں میں نماز تہجد ادا کی اور ہر احمدی نے اپنی توفیق کے مطابق صدقہ وخیرات بھی دیا اور اللہ تعالیٰ کے حضور نئے سال میں اسلام احمدیت کی ترقی ،خلافت کے استحکام اور خلیفہ المسیح ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی درازئ عمر وصحت و سلامتی کیلئے اور اسلام احمدیت کی ترقی کیلئے حضور انور کے جاری فرمودہ تمام منصوبوں کی کامیابی کیلئے خصوصی دعائیں کی گئیں اور اسی طرح گنی میں جماعت کی ترقی کی راہ میں حائل تمام رکاوٹوں کے دور ہونے کیلئے بھی دعائیں کی گئیں اور دنیا میں پھیلی بدامنی اور بیماری کے خاتمہ کیلئے بھی دعائیں کی گئیں۔اور کچھ احباب جماعت نے اس دن روزہ بھی رکھا۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک ۔دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سال کو اسلام احمدیت کی ترقی کا پیش خیمہ بنا دے اور ساری دنیا حضرت مسیح موعودؑ کی اتباع میں حضرت محمد ﷺ کے جھنڈے تلے جمع ہو کر سلامتی میں داخل ہو جائے ۔آمین اللھم آمین

## بیلجئیم میں تہجد اور دعاؤں کی تحریک پر والہانہ لبیک

مکرم چوہدری طاہر احمد گِل ۔نمائندہ الفضل لندن آن لائن بیلجئیم تحریر کرتے ہیں:

محض اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے سال نو کے آغاز پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے تہجد اور دعاؤں کی تحریک پر جماعت احمدیہ بیلجئیم کے افراد نے لبیک کہتے ہوئے کثیر تعداد اجتماعی نماز تہجد کے پروگرام میں شامل ہوئی۔

مکرم امیر صاحب جماعت بیلجیئم نے احباب جماعت کو ایک پیغام کے ذریعے توجہ دلائی کہ تمام نماز سنٹرز میں اجتماعی نماز تہجد کا اہتمام کیا جائے ۔نماز فجر کے بعد درس اور ناشتے کا بھی اہتمام کیا جائے۔اس پروگرام میں اللہ کے فضل سے کثیر تعداد میں احباب جماعت شامل ہوئے۔جس میں بچے جوان اور بوڑھے سب بڑی تعداد میں شامل ہوئے۔اس سے پہلے اتنی بڑی تعداد اجتماعی نماز تہجد میں دیکھنے کو نہیں ملی ۔یہ خلافت کے ساتھ محبت وفا اور کامل اطاعت کا نمونہ ہے۔

## آغاز سال نو 2022ء جماعت احمدیہ ماریشس

مکرم مجیب احمد ۔مبلغ انچارج ماریشس تحریر کرتے ہیں:

حضور انور ایدہ اللہ تعالی کی ہدایات کی روشنی میں ماریشس میں مندرجہ ذیل پرگرام ترتیب پائے۔ الحمد للہ ۔ماریشس میں کرونا بیماری کے زیادہ پھیلنے کی وجہ سے لوگوں کے اکھٹے ہونے پر پابندی ہے،مساجد میں بھی صرف 10 لوگ فاصلے کیساتھ ایک وقت میں آسکتے ہیں۔ ماریشس میں کل 18 جماعتیں ہیں۔ 15 مساجد ہیں۔ 4 سنٹرل مبلغ اور 4 لوکل مبلغ ہیں۔ اس وجہ سے امسال جماعت احمدیہ ماریشس نے تمام احمدی گھروں میں جہاں تک ممکن ہو باجماعت نماز تہجد اور انفرادی تہجد ادا کرنے کی کوشش کی گئی اور اس کے بعد مبلغین نے آن لائن دروس دیئے۔پھر دس جماعتوں کی مجالس خدام الاحمدیہ نے یکم جنوری کو وقار عمل کے ذریعے سڑکوں اور گلیوں کی صفائی کی گئی۔

مکرم مبارک احمد منیر۔بورکینا فاسو لکھتے ہیں:

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت کے مطابق نئے سال کے شروع ہونے پر برکینا فاسو کی 94 جماعتوں میں تہجد کا انعقاد کیا گیا جس میں ہزاروں افراد نے شمولیت اختیار کی۔

## نئے سال کے استقبال میں نماز تہجد کا خاص اہتمام جماعت کبابیر

مکرم شمس الدین مالاباری۔ جماعت کبابیر لکھتے ہیں:

سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد مبارک پر فوری تعمیل کر کے کبابیر میں مسجد سیدنا محمود میں سال نو کی پہلی رات چار بج کر چالیس منٹ پر باقاعدہ نماز تہجد باجماعت ادا کرنے کا اہتمام ہوا۔ باوجود بارش ہونے کے احباب ذوق وشوق کے ساتھ نماز میں تشریف لائے۔گھروں سے بھی اطلاع ملی کہ بہت سے خواتین اور مسجد میں آنے سے قاصر دوست اپنے اپنے گھروں میں نماز تہجد ادا کی۔حضور انور ایدہ اللہ کے بیان فرمودہ دعاؤں کو نماز تہجد کے دوران قیام اعتدال میں بلند آواز سے دہرائی گئیں۔ممبران مجلس خدام الاحدیہ کی حاضری زیادہ اچھی رہی۔الحمد للہ۔ ویسٹ بینک کے احمدیوں کی طرف سے نماز تہجد ادا کرنے کی اطلاع مل گئی ہے۔اللہ تعالی یہ سال اسلام احمدیت کے حق میں اور ہماری روحانی وعملی زندگی میں ہر لحاظ سے مبارک فرمائے۔آمین۔

## آغاز سال نو 2022ء جماعت احمدیہ انڈونیشیا

الحمد للہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ انڈونیشیا میں نیا سال کا استقبال کرنے کے لئے خلیفہٗ وقت کی ہدایت کی تکمیل کرتے ہوئے متعدد جماعتوں میں باجماعت تہجد ادا کرنے کی توفیق ملی ہے اسی طرح جماعت احمدیہ انڈونیشیا کے مرکز میں جہاں خاکسار مقیم ہے باجماعت تہجد ادا کرنے کا انتظام ہے جو احباب جماعت نے اللہ کے فضل سے بھرپور فائدہ اٹھایا ہے۔

## آغاز سال نو 2022ء جماعت احمدیہ آسٹریلیا:

مکرم انجم قیصرانی۔ نمائندہ الفضل آن لائن پرتھ آسٹریلیا لکھتے ہیں۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے فرمان پر لبیک کہتے ہوئے، آسٹریلیا کے شہر پرتھ میں بھی تہجد کا انتظام مسجد ناصر میں کیا گیا۔جس میں افراد جماعت نے شرکت کی اور دعاؤں سے سال کا آغاز کیا۔تہجد اور فجر کے بعد مربی کامران صاحب نے درس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے فرمان پر عمل کرنے کی طرف توجہ دلائی کہ افراد جماعت درود شریف، استغفار اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی بیان فرمودہ دوعائیں ہر وقت اور نمازوں میں جاری رکھیں۔

اللہ تعالیٰ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو صحت و تندرستی والی لمبی عمر عطا

فرمائے اور آپ کی خلافت میں اسلام اور جماعت کی بے پناہ ترقیات دیکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مکرم مرزا مبارک احمد نصرت۔ نمائندہ الفضل کوئینز لینڈ۔ آسٹریلیا لکھتے ہیں:

حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق ممبران جماعت لوگن مسجد جماعت احمدیہ لوگن مسجد مسرور میں نئے سال کا آغاز نماز تہجد و دعاؤں سے کیا گیا جس میں خدام و اطفال کی کثیر تعداد نے شرکت کی، بعد از نماز عصر گیمز کا بھی پروگرام رکھا گیا اس میں بھی خدام و اطفال کی کثیر تعداد نے شمولیت کی۔ نماز مغرب کے بعد لوکل مربی صاحب کے ساتھ ایک مجلس سوال و جواب منعقد کی گئی اور نماز عشاء کی ادائیگی کے بعد حاضرین کے لئے رات کے کھانے میں اہتمام کے ساتھ باربی کیو کا انتظام کیا گیا۔ مسجد مسرور میں کم از کم تیس منٹ کی ڈرائیو سے لوگ نماز تہجد میں شمولیت کے لئے ایک رات قبل ہی مسجد میں ٹھہرنے کے لئے تشریف لائے تھے جنہیں کرونا وبا کے باعث احتیاطی تدابیر اختیار کرتے ہوئے رات رکنے کی اجازت دی گئی۔ تقریباً پچاس سے ساٹھ تک افراد نے نماز تہجد مسجد مسرور میں ادا کی۔ مکرم مربی صاحب نے نماز تہجد و نماز فجر پڑھائی اور بعد ازاں درس قرآن کریم کا بھی اہتمام کیا گیا۔ اور جو دوست مجبوری یا دوری کے باعث مسجد نہیں پہنچ پائے انہوں نے اپنے گھروں میں اس کا اہتمام کیا۔ اسی طرح مسجد مبارک برسبین شہر میں بھی نماز تہجد کا اہتمام کیا گیا جس میں لجنہ، خدام، اطفال و انصار نے بھرپور شمولیت کی۔ یہاں بھی کرونا وبا کے حوالے سے تمام احتیاطی تدابیر کو اختیار کرتے ہوئے صرف انہی کو شمولیت کی اجازت دی گئی تھی جن کو ڈبل ویکسین لگ چکی ہے۔ باقی افراد نے اپنے اپنے گھروں میں نماز تہجد کا اہتمام کرتے ہوئے نئے سال کا آغاز خلیفۃ المسیح کی ہدایات کے مطابق دعاؤں سے کیا۔ مجموعی طور پر اس پروگرام میں زیادہ سے زیادہ افراد نے شمولیت اختیار کی۔

## نئے سال کا آغاز جماعت احمدیہ سری لنکا

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے ارشاد کے مطابق جماعت احمدیہ سری لنکا نے بھی نئے سال کا آغاز باجماعت نماز تہجد کی ادائگی کے ساتھ کیا ہے۔ اِس کیلئے تمام مساجد میں انتظام کیا گیا۔ نماز فجر اور درس کا بھی انتظام کیا گیا۔ مربیانِ کرام نے اِس کام کو سرانجام دیا۔ جماعت احمدیہ کولمبو میں مشنری انچارج مکرم اے پی مشتاق احمد نے اسلام کے تعلیم کے مطابق نئے سال کے آغاز کے بارہ میں مزید تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالی کہ خلیفۂ وقت کی ہدایات کے مطابق پوری کوشش کرنی چاہئے کہ روزانہ نماز تہجد کی ادائیگی کی طرف توجہ دیں۔

کولمبو جماعت میں درس کا پروگرام یوٹیوب کے ذریعہ لاؤ نشر کیا گیا تھا۔ اِس کے ذریعہ جو لوگ شامل نہ ہو سکے اُنہوں نے فائدہ اُٹھایا۔ نیز لجنہ و ناصرات کیلئے یہ بہت فائدہ ہوا۔ کیونکہ کووڈ کی پابندی کی وجہ سے لجنہ و ناصرات شامل نہیں ہوئیں۔ اِس پروگرام کے بعد ریفریشمنٹ کا انتظام کیا گیا۔

جن لوگوں کو صبح سفر کرنا مشکل ہیں اُنہوں نے 31 دسمبر کے رات کو مسجد میں آ کر قیام کیا۔ تا کہ وہ بھی ان برکات سے سال کا آغاز کر سکے۔

## آغاز سال نو 2022ء جماعت احمدیہ شمالی مقدونیہ

مکرم وسیم احمد سروعہ۔ مربی سلسلہ شمالی مقدونیہ لکھتے ہیں:

الحمد للہ! تمام عالم احمدیت کی طرح شمالی مقدونیہ کی جماعت نے بھی نئے سال کا آغاز حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق مورخہ یکم جنوری کو مشن ہاؤس ''بیت الاحد'' میں اجتماعی نماز تہجد کی ادائیگی سے کیا جس میں لجنہ بھی شامل ہوئیں۔ نماز تہجد و فجر کی ادائیگی کے بعد درس قرآن کریم کا بھی اہتمام کیا گیا نیز خلافت کی اہمیت و برکات کا تذکرہ کیا گیا۔ اس کے بعد مشن ہاؤس میں احباب کی خدمت میں ناشتہ پیش کیا گیا اس پروگرام میں دس احباب شامل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم میں عبادت کا ذوق و شوق پیدا فرمائے تا ہم اس کا فضل حاصل کرنے والے ہوں۔

## آغاز سال نو 2022ء جماعت احمدیہ ہالینڈ

مکرم حامد کریم۔ نمائندہ الفضل، ہالینڈ لکھتے ہیں:

ہالینڈ کی چار مساجد میں اللہ کے فضل سے یکم جنوری کو نماز تہجد و فجر باجماعت ادا کی گئیں۔ اسکے بعد درس قرآن کریم کا اہتمام کیا گیا۔ اس پروگرام میں شمولیت کرنے والوں کی مجموعی تعداد 79 ہے۔

## آغاز سال نو 2022ء جماعت احمدیہ یمن

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ بیان فرمودہ مورخہ 31 دسمبر 2021ء کے آخر پر تمام جماعت کو نمازِ تہجد کا خاص اہتمام کرنے کا ارشاد فرمایا۔ چنانچہ جہاں ایک طرف دنیا اپنے اپنے انداز میں 2021ء کو الوداع کر کے 2022ء عیسوی میں داخل ہو رہی تھی، کہیں جشن چراغاں تھا تو کہیں آتش بازیوں سے رنگین آسمان۔ اکثر جگہوں پر ناعاقبت اندیش، بدمست انسانوں کا ہجوم ہر بے حیائی کو خود پر حلال سمجھے ہوئے اپنی اپنی حیثیت کے مطابق اور بعض صورتوں میں اپنی چادر سے پاؤں کوسوں باہر نکالے ہوئے لہو ولعب میں ایسے غرق تھے کہ گویا گناہ بھی کارِ ثواب ہو۔ وہاں ایک طرف ایک ایسی قوم بھی تھی جو اپنی قدیم روایات کو قائم رکھتے ہوئے اپنے پیارے آقا کے ارشاد پر لبیک کہتے ہوئے اپنے نفوس کے آرام کو بھلائے ہوئے اپنے خالق، اپنے رب، اپنے مولا کے حضور سجدہ ریز تھے۔ کیسا عجب نظارہ تھا، اک جانب شیطان اور شیطانی آلات اپنے تمام حربوں سے لیس خلق خدا کو گمراہ کرنے میں ایڑی چوٹی کا زور لگائے ہوئے تھا تو دوسری طرف یہ عاشقانِ خدا اسی مخلوق کی بھلائی کے لئے اپنے امام کی قیادت میں مختلف براعظموں میں، مختلف ملکوں میں، مختلف شہروں میں، مختلف قصبوں، دیہاتوں اور جنگلوں میں اپنے اپنے اوقات کے مطابق زار زار رو کر دعائیں مانگ رہے تھے۔ یہ عالمی اتحاد جماعت احمدیہ کا ہی طرہ امتیاز تھا جو دیگر عبادت گزاروں سے اس قوم کو ممتاز بناتا تھا۔

یمن جماعت نے بھی حضرت خلیفۃ المسیح کی آواز پر لبیک کہا اور ملک بھر کی 216 جماعتوں میں اجتماعی و انفرادی نمازِ تہجد کا اہتمام کیا گیا۔ جن میں احباب نے مساجد میں باجماعت بھی ادا کی اور انفرادی طور پر گھروں میں بھی ادا کی۔ اور اللہ تعالیٰ سے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی سربلندی اور غلبہ کے لئے، خلیفۂ وقت کی صحت و سلامتی کے لئے اور نئے سال کا تمام جماعت کے لئے خدا کی رضا کے حصول کا ذریعہ بننے کے لئے دعا کی۔ اللہ تعالیٰ اس سال پہلے سے بڑھ کر ہم سب پر اپنے نعمتوں اور افضال کی بارش کرے۔ جماعت احمدیہ یمن کی طرف تمام دنیا کے احمدیوں کو نیا سال مبارک ہو۔

## آغاز سال نو 2022ء جماعت احمدیہ تنزانیہ

مکرم ڈاکٹر فضل الرحمن بشیر لکھتے ہیں۔

سیدنا حضرت امیرالمؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 31 دسمبر 2021ء کو اپنے خطبہ جمعہ میں دنیا بھر میں پھیلے احباب جماعت کو نئے سال کے آغاز پر خصوصی دعاؤں، استغفار اور صدقات کی طرف توجہ دلائی۔ حضور نے باجماعت تہجد کی ادائیگی پر بھی زور دیا۔

حضرت اقدس کے اس ارشاد پر افراد جماعت احمدیہ نے اطاعت و فرمانبرداری کا اعلیٰ نمونہ پیش کیا اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت پر من وعن عمل کرتے ہوئے رب رحیم و کریم کے حضور عاجزانہ دعاؤں سے نئے سال کا آغاز کیا۔

تنزانیہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ کے فوراً بعد امیر صاحب تنزانیہ کی طرف سے انگریزی اور سواحیلی زبان میں ایک سرکلر تیار کروا کر ملک کی تمام جماعتوں میں بھجوایا جس میں حضور انور کے ارشاد پر عمل کرنے کی ہدایت دی گئی تھی۔

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے تمام جماعتوں نے اس پر فوری ردعمل دکھایا اور اپنے اپنے علاقوں میں باجماعت تہجد اور صدقات کا انتظام کیا۔ مسلسل دعائیں کی جارہی ہیں کہ اللہ تعالیٰ جماعت کو ہر فتنہ اور آزمائش میں سُرخُرو کرے اور دشمنوں کے تمام گندے اور ناپاک منصوبے خاک میں ملا دے۔ اس نئے سال میں اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کو عظیم الشان ترقیات سے نوازے اور اپنی برکتوں اور رحمتوں کے دروازے جماعت پر کھولے آمین۔

مرسلہ: عدنان اشرف ورک

# تہجد کے متعلق ایمان افروز روایت

## حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے تحریر کرتے ہیں

ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ نے ان سے بیان کیا کہ پیر منظور محمد صاحب ان سے بیان کرتے تھے کہ ’’ایک دن جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام احمدیہ چوک میں کھڑے تھے تو مولوی برہان الدین صاحب جہلمی مرحوم نے عرض کیا کہ حضرت کچھ ایسا ہو کہ اندر کُھل جائے۔ اس پر آپؑ نے فرمایا کہ ایک بزرگ تھے۔ بادشاہ نے ان کو بلوا بھیجا کہ مَیں تم کو اپنا وزیر بنانا چاہتا ہوں۔ اس بزرگ نے یہ قطعہ بادشاہ کو لکھ کر بھیج دیا۔

چوں چترِ چنبری رُخِ بختم سیاہ باد
آید اگر بدل ہوسِ تختِ چنبرم
زاں دَم کہ یافتم خبراز ملکِ نیم شب
صد ملکِ نیمروز بیک جو نمی خرم

اس بادشاہ کے چتر کا رنگ سیاہ تھا۔ اور اس کے ملک کا نام ملک نیمروز تھا اور بادشاہ کا لقب چنبر تھا۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ ان فارسی اشعار کا ترجمہ یہ ہے کہ اگر مَیں چنبر بادشاہ کے تخت کی ہوس کروں تو میرے بخت کا منہ بھی چنبر کے چتر کی طرح سیاہ ہو جائے۔ جس وقت سے مجھے ملک نیم شب (یعنی عبادت و تہجد گزاری) پر آگاہی ہوئی ہے۔ اس وقت سے میرا یہ حال ہے کہ مَیں ایک سو ملک نیمروز کو ایک جو کے دانہ میں بھی خریدنے پر آمادہ نہیں ہوسکتا۔ نیز خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مراد یہ تھی کہ آپ ملک نیم شب کی طرف توجہ دیں۔ اس سے آپ کا اندر خود بخود کُھل جائے گا۔‘‘

(سیرت المھدی مؤلف حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے حصہ سوم روایت نمبر 796)

# ایک درستگی

بعض مضمون نگار اور قارئین حضرات و خواتین اپنے مضامین، خطوط اور رپورٹس میں ’’بفضلہٖ تعالیٰ‘‘ کے الفاظ کثرت سے استعمال کرتے ہیں۔ اگر تو ان الفاظ کے استعمال سے قبل اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ اس کے افضال کا ذکر ہو رہا ہو تو پھر تو ان الفاظ میں ’’ہاء‘‘ کی ضمیر اللہ تعالیٰ کی طرف جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے بغیر ’’بفضلہٖ تعالیٰ‘‘ کی جگہ ’’بفضل اللہ تعالیٰ‘‘ لکھنا درست ہوگا۔

اسی طرح بعض دوست حضرت خلیفۃ المسیح کے ساتھ ’’ایدہ اللہ تعالیٰ بنصر العزیز‘‘ یعنی بنصر کے ساتھ ’’ہ‘‘ کے بغیر لکھتے ہیں جبکہ ’’ہ‘‘ کے ساتھ ’’بنصرہ‘‘ لکھنا درست ہے۔ جس میں ’’ہاء‘‘ کی ضمیر اللہ تعالیٰ کی طرف جاتی ہے۔

(ایڈیٹر)

## آج کی دعا

اِنَّمَاۤ اَشۡکُوۡا بَثِّیۡ وَ حُزۡنِیۡۤ اِلَی اللّٰہِ وَ اَعۡلَمُ مِنَ اللّٰہِ مَا لَا تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۸۷﴾

(یوسف:87)

ترجمہ: میں تو اپنے رنج واَلَم کی صرف اللہ کے حضور فریاد کرتا ہوں اور اللہ کی طرف سے میں وہ کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔

یہ حضرت یعقوبؑ علیہ السلام کی خدا کے حضور اپنے رنج وغم کو بیان کرنے کی دردمندانہ دعا ہے۔

ہمارے پیارے امام عالی مقام سیّدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں

حضرت عبداللہ بن شدّاد کہتے تھے کہ میں نے حضرت عمرؓ کی ہچکیاں سنیں اور میں آخری صف میں تھا۔ آپ یہ تلاوت کر رہے تھے۔ اِنَّمَاۤ اَشۡکُوۡا بَثِّیۡ وَ حُزۡنِیۡۤ اِلَی اللّٰہِ (یوسف: 87) یعنی میں تو اپنے رنج واَلم کی صرف اللہ کے حضور فریاد کرتا ہوں۔

(صحیح البخاری کتاب الاذان باب اِذَا بَکَی الْاِمَامُ فِی الصَّلٰوۃِ)

اس روایت کو ایک خطبہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے بھی بیان فرمایا تھا اور اس کی کچھ تفصیل اپنے الفاظ میں بھی اس طرح بیان کی تھی کہ حضرت عبداللہ بن شدّاد کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ ایک دفعہ نماز پڑھا رہے تھے اور میں آخری صف میں تھا لیکن حضرت عمرؓ کی گریہ وزاری کی آواز سن رہا تھا۔ وہ یہ تلاوت کر رہے تھے۔ اِنَّمَاۤ اَشۡکُوۡا بَثِّیۡ وَ حُزۡنِیۡۤ اِلَی اللّٰہِ (یوسف: 87) کہ میں تو اپنے اللہ ہی کے سامنے اپنے سارے دکھ رویا کروں گا۔ کسی اور کے سامنے مجھے ضرورت نہیں ہے۔ پس جو ذکرِ الٰہی میں گم رہتے ہیں ان کو خدا کے سوا کسی اَور کا دربار ملتا ہی نہیں جہاں وہ اپنے غم اور دکھ روئیں اور اپنے سینوں کے بوجھ ہلکے کریں۔ یہ روایت کرنے والے کہتے ہیں کہ پچھلی صف میں تھا وہاں تک مجھے حضرت عمرؓ کے سینے کے گڑگڑانے کی آواز آرہی تھی۔

(ماخوذ از خطبات طاہر جلد 13 صفحہ 248-249)

(خطبہ جمعہ 19/ نومبر 2021ء)

مرسلہ: مریم رحمٰن

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION | Download on the App Store | Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

## بقیہ: دربارِ خلافت...... از صفحہ 2

تھا اور ملاقات کے لئے دو سال سے تڑپ رہا تھا اور یہ میری دلی آرزو تھی کہ حضرت اقدس کی ملاقات کا موقع تنہائی میں میسر آئے جو بات بنتی نظر نہ آتی تھی۔ (کیونکہ رَش بہت تھا، لگتا نہیں تھا کہ تنہائی میں ملاقات ہو سکے گی) کہتے ہیں ہماری جماعت احمدیہ گجرات لنگر خانے میں کھانا کھانے میں مصروف تھی اور میں ملاقات کی فکر میں ادھر اُدھر ہاتھ پاؤں مارتے ہوئے مسجد مبارک کے نیچے کی گلی سے گزر رہا تھا کہ ایک بھائی کو اُس رستہ سے گزرتے ہوئے دیکھ کر مَیں نے پوچھا (کوئی شخص وہاں کھڑا تھا) کہ مَیں دور دراز ملک سے آیا ہوں اور چاہتا ہوں کہ حضرت اقدسؑ سے تنہائی میں ملاقات ہو جاوے۔ آپ مجھے کوئی طریقہ بتا دیویں۔ انہوں نے فرمایا اس دروازے میں ایک مائی بوڑھی حضرت اقدسؑ کی خادمہ اکثر آتی جاتی ہے۔ اُس سے کہیں۔ (ایک بوڑھی سی مائی ہے اُس سے کہو) ابھی یہ بات ہو ہی رہی تھی کہ خادمہ نظر آ گئی۔ میں نے بھاگ کر کہا کہ مائی جی میں بہت دور دراز ملک سے آیا ہوں اور حضرت اقدس کی تنہائی میں ملاقات کا اشتیاق ہے۔ مہربانی ہو گی اگر حضور کی خدمت میں مسافر کا پیغام پہنچا دیویں۔ مائی صاحبہ نے نہایت شفقت اور خوشی سے کہا کہ ذرا ٹھہرو۔ مَیں آتی ہوں۔ وہ جاتے ہی واپس آ گئی اور خوش خبری سنائی کہ میری مراد پوری ہو گئی ہے۔ حضرت اقدس نے فرمایا ہے اوپر آ جائیں۔ میں جھٹ بھاگ کر اپنے والد صاحب مرحوم کو بمع دوسرے چند غیر احمدی دوستوں کے جو میرے ہمراہ تھے، بلا کر لے آیا اور جونہی ہم اوپر گئے۔ ایک صحن میں کھڑے ہی ہوئے تھے کہ کھڑکی کا دروازہ کھلا اور حضرت اقدس نے باہر آتے ہی اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہا۔ افسوس ہم کو پہلے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہنے کا موقع نصیب نہ ہوا۔ (حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پہل کی۔) کہتے ہیں میرے والد شریف مرحوم باوجود مخالف ہونے کے حضور کے قدموں میں گر پڑے۔

حضور نے از راہِ کرم اپنے دستِ مبارک سے اُن کے سر کو اُٹھا کر کہا کہ سجدہ کی لائق ذات باری ہے۔ بندوں کے آگے نہیں جھکا کرتے، صرف اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرتے ہیں۔ پھر اس عاجز نے شترمرغ کے چار انڈے بطور نذرانہ پیش کئے۔ حضور نے از راہِ کرم منظور فرمائے اور نہایت شفقت اور محبت سے میرے افریقہ رہنے اور سفر وغیرہ کے حالات دریافت کئے اور میرا ہاتھ اپنے دستِ مبارک میں لے کر فرمایا کہ اس دنیا میں دل نہیں لگانا چاہئے۔ اور پھر فرمایا کہ اپنے آپ کو اُس مسافر کی حیثیت میں سمجھنا چاہئے جیسے کوئی مسافر خانے میں ٹکٹ لے کر گاڑی کا انتظار کر رہا ہو۔ اور مجھے کثرت سے استغفار پڑھنے کے لئے حضور نے تاکید فرمائی اور فرمایا کہ باقاعدگی سے خطوں میں دعا کے لئے لکھتے رہا کرو۔ پھر حضور نے میرے والد شریف کی بمع دو تین اور غیر احمدیوں کے جو میں ہمراہ لے گیا تھا، بیعت لی۔ (یا تو مخالف تھے یا ایک ملاقات میں ہی سب بیعت پر راضی ہو گئے) اور اس قدر رو کر دل سے ہمارے لئے دعا فرمائی۔ (بیعت کے بعد جو دعا ہوئی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس قدر رو کے دعا کی) کہ حضور کی آنکھیں پُر آب ہو گئیں اور ہمارے لئے آنسوؤں کو روکنا مشکل ہو گیا۔ دل اس قدر نرم اور گداز ہو گیا کہ آج دن تک (یعنی آج کے دن تک) بھی حضور کے دستِ مبارک میں ہاتھ دینا، حضور کا نورانی چہرہ دیکھنا، حضور کی شفقت بھری شرمیلی آنکھوں کا پُر آب ہونا اور مجھ عاجز، کمزور گناہگار کے لئے ہدایت، استغفار کرنا اور بار بار دعا کے لئے لکھنے کی ہدایت کرنا جب یاد آتا ہے تو طبیعت پر بجلی سا اثر ہو کر آنسوؤں کا تار بندھ جاتا ہے۔ وہ کیسا مبارک زمانہ تھا۔ مخالفت کے زبردست پہاڑ، سمندر، طوفان خدا کے پیارے نبی کی دعاؤں سے اُڑنے کا نظارہ اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ (مَیں نے یہ جو مخالفت کے پہاڑ تھے، خدا کے پیارے نبی کی دعاؤں سے ان کے اُڑنے کا نظارہ اپنی آنکھوں سے دیکھا) اور اشد ترین دشمن کو مقابلے پر آنے سے لرزاں دیکھا۔ غیروں کے علماء و فضلا تو درکنار سلسلہ حقہ احمدیہ کے عالموں کا علم بھی اس چودھویں کے چاند تلے اندھیرے کا کام دے رہا تھا اور کسی کو کسی مسئلے پر حضور کی موجودگی میں دَم مارنے کی جرأت نہ ہوتی تھی۔ الغرض بیعت کی۔ دعا کے بعد حضور نے مصافحہ سے سرفراز فرمایا اور اجازت دے دی۔ جب جماعت احمدیہ گجرات کے احباب نے مع نواب خان صاحب تحصیلدار میری اس ملاقات کا ذکر سنا تو رَشک سے کہنے لگے کہ ہم کو کیوں نہ ساتھ لے گئے۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہ۔ غیر مطبوعہ۔ جلد 1 صفحہ 178 تا 182۔ روایات حضرت ڈاکٹر عمر دین صاحبؓ)

(خطبہ جمعہ 19/ اکتوبر 2012ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

## چھوٹی مگر سبق آموز بات

### شکر اور قدر دانی

اسلام ایک کامل و مکمل مذہب ہے اور اپنے پیروکاروں کو اعلیٰ اخلاق اپنانے کی تلقین کرتا ہے۔ شکر اور قدر دانی بھی ایک اعلیٰ خلق ہے جو دوسروں کے احسان یا نیک سلوک کے نتیجے میں انسان میں پیدا ہوتا ہے۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں: ’’جس شخص سے کوئی نیکی کی جائے تو وہ اس نیکی کرنے والے سے جَزَاكَ اللّٰہُ خَیْرًا کہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے بہترین جزا دے تو اس شخص نے تعریف کا حق ادا کر دیا۔‘‘

(ترمذی)

بشریٰ نذیر آفتاب۔ سسکاٹون، کینیڈا

## طلوع و غروب آفتاب

| 10 جنوری 2022ء | طلوع فجر | غروب آفتاب |
|---|---|---|
| مکہ مکرمہ | 05:40 | 17:56 |
| مدینہ منورہ | 05:45 | 17:51 |
| قادیان | 06:03 | 17:43 |
| ربوہ | 05:43 | 17:23 |
| اسلام آباد ٹلفورڈ | 06:34 | 16:17 |

## فقہی کارنر

### بہترین ریاضت

ایک شخص نے عرض کی کہ میں پہلے فقراء کے پاس پھرتا رہا اور کئی طرح کی مشکل ریاضتیں انہوں نے مجھ سے کرائیں۔ اب میں نے آپ کی بیعت کی ہے تو مجھے کیا کرنا چاہئے؟ فرمایا:

نئے سرے سے قرآن شریف کو پڑھو اور اس کے معانی پر خوب غور کرو۔ نماز کو دل لگا کر پڑھو اور احکام شریعت پر عمل کرو۔ انسان کا کام یہی ہے۔ آگے پھر خدا کے کام شروع ہو جاتے ہیں۔ جو شخص عاجزی سے خدا تعالیٰ کی رضا کو طلب کرتا ہے خدا تعالیٰ اس پر راضی ہوتا ہے۔

(بدر یکم اگست 1907ء صفحہ 3)

(داؤد احمد عابد۔ استاد جامعہ احمدیہ یوکے)